سرکاری رپورٹ

صوبائی اسمبلی پنجاب

مباحثات2015

1283

ایجنڈا

برائے اجلاس صوبائی اسمبلی پنجاب

منعقدہ5۔مارچ2015

تلاوت قرآن پاک وترجمہ اور نعت رسول مقبولﷺ

سوالات

(محکمہ صحت)

نشان زدہ سوالات اور اُن کے جوابات

توجہ دلاؤنوٹس

سرکاری کارروائی

رپورٹوں کا ایوان کی میز پر رکھا جانا

(اے) مسودات قانون کا ایوان میں پیش کیا جانا

1۔ مسودہ قانون (ترمیم) مالیہ اراضی پنجاب 2015

ایک وزیر مسودہ قانون (ترمیم) مالیہ اراضی پنجاب 2015 ایوان میں پیش کریں گے۔

2۔ مسودہ قانون (ترمیم) تقسیم غیر منقولہ جائیداد پنجاب 2015

ایک وزیر مسودہ قانون (ترمیم) تقسیم غیر منقولہ جائیداد پنجاب 2015 ایوان میں پیش کریں گے۔

(بی) مسودات قانون پر غور وخوض اوران کی منظوری

1۔ مسودہ قانون غیر محفوظ اداروں کی سکیورٹی پنجاب 2015 (مسودہ قانون نمبر 1 بابت 2015)
مسودہ قانون غیر محفوظ اداروں کی سکیورٹی پنجاب 2015 کی (ضمن 18 سے) ضمن وار غور وخوض کا دوبارہ آغاز۔

ایک وزیر یہ تحریک پیش کریں گے کہ مسودہ قانون غیر محفوظ اداروں کی سکیورٹی پنجاب 2015 منظور کیا جائے۔

1284

2- مسودہ قانون (ترمیم) پنجاب آرمز 2015 (مسودہ قانون نمبر 3 بابت 2015)

ایک وزیر یہ تحریک پیش کریں گے کہ مسودہ قانون (ترمیم) پنجاب آرمز 2015، جیسا کہ سٹینڈنگ کمیٹی برائے امور داخلہ نے اس کے بارے میں سفارش کی ہے، فوری طور پر زیر غور لایا جائے۔

ایک وزیر یہ تحریک پیش کریں گے کہ مسودہ قانون (ترمیم) پنجاب آرمز 2015 منظور کیا جائے۔

3- مسودہ قانون (ترمیم) قیام امن عامہ پنجاب 2015 (مسودہ قانون نمبر 6 بابت 2015)

ایک وزیر یہ تحریک پیش کریں گے کہ مسودہ قانون (ترمیم) قیام امن عامہ پنجاب 2015، جیسا کہ سٹینڈنگ کمیٹی برائے امور داخلہ نے اس کے بارے میں سفارش کی ہے، فوری طور پر زیر غور لایا جائے۔

ایک وزیر یہ تحریک پیش کریں گے کہ مسودہ قانون (ترمیم) قیام امن عامہ پنجاب 2015 منظور کیا جائے۔

4- مسودہ قانون (ترمیم) (تشکیل، فرائض و اختیارات) کریمینل پراسیکیوشن سروس پنجاب 2015 (مسودہ قانون نمبر 7 بابت 2015)

ایک وزیر یہ تحریک پیش کریں گے کہ مسودہ قانون (ترمیم) (تشکیل، فرائض و اختیارات) کریمینل پراسیکیوشن سروس پنجاب 2015، جیسا کہ سٹینڈنگ کمیٹی برائے امور داخلہ نے اس کے بارے میں سفارش کی ہے، فوری طور پر زیر غور لایا جائے۔

ایک وزیر یہ تحریک پیش کریں گے کہ مسودہ قانون (ترمیم) (تشکیل، فرائض و اختیارات) کریمینل پراسیکیوشن سروس پنجاب 2015 منظور کیا جائے۔

5- مسودہ قانون (ریگولیشن) ساؤنڈ سسٹمز پنجاب 2015 (مسودہ قانون نمبر 5 بابت 2015)

ایک وزیر یہ تحریک پیش کریں گے کہ مسودہ قانون (ریگولیشن) ساؤنڈ سسٹمز پنجاب 2015، جیسا کہ سٹینڈنگ کمیٹی برائے امور داخلہ نے اس کے بارے میں سفارش کی ہے، فوری طور پر زیر غور لایا جائے۔

ایک وزیر یہ تحریک پیش کریں گے کہ مسودہ قانون (ریگولیشن) ساؤنڈ سسٹمز پنجاب 2015 منظور کیا جائے۔

1285

6۔ مسودہ قانون (ترمیم) دیواروں پر اظہار رائے کی ممانعت پنجاب 2015 (مسودہ قانون نمبر 4 بابت 2015)

ایک وزیر یہ تحریک پیش کریں گے کہ مسودہ قانون (ترمیم) دیواروں پر اظہار رائے کی ممانعت پنجاب 2015، جیسا کہ سٹینڈنگ کمیٹی برائے امور داخلہ نے اس کے بارے میں سفارش کی ہے، فوری طور پر زیر غور لایا جائے۔

ایک وزیر یہ تحریک پیش کریں گے کہ مسودہ قانون (ترمیم) دیواروں پر اظہار رائے کی ممانعت پنجاب 2015 منظور کیا جائے۔

1287

صوبائی اسمبلی پنجاب

سولھویں اسمبلی کا بارھواں اجلاس

جمعرات، 5-مارچ 2015

(یوم الخمیس، 13- جمادی الاوّل 1436ھ)

صوبائی اسمبلی پنجاب کا اجلاس اسمبلی چیمبرز، لاہور میں صبح 9:00 بجے زیر صدارت جناب قائم مقام سپیکر سردار شیر علی گورچانی منعقد ہوا۔

تلاوت قرآن پاک و ترجمہ قاری محمد عثمان علوی الازہری نے پیش کیا۔

اعوذ باللہ من الشیطن الرجیمo

بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِo

وَلَهُ الْجَوَارِ الْمُنْشَآتُ فِي الْبَحْرِ كَالْأَعْلَامِ ﴿٢٤﴾ فَبِأَيِّ آلَاءِ
رَبِّكُمَا تُكَذِّبَانِ ﴿٢٥﴾ كُلُّ مَنْ عَلَيْهَا فَانٍ ﴿٢٦﴾ وَيَبْقَىٰ وَجْهُ رَبِّكَ
ذُو الْجَلَالِ وَالْإِكْرَامِ ﴿٢٧﴾ فَبِأَيِّ آلَاءِ رَبِّكُمَا تُكَذِّبَانِ ﴿٢٨﴾
يَسْأَلُهُ مَنْ فِي السَّمَاوَاتِ وَالْأَرْضِ كُلَّ يَوْمٍ هُوَ فِي شَأْنٍ ﴿٢٩﴾
فَبِأَيِّ آلَاءِ رَبِّكُمَا تُكَذِّبَانِ ﴿٣٠﴾

سورة الرَّحمٰن آیات 24 تا30

اور جہاز بھی اسی کے ہیں جو دریا میں پہاڑوں کی طرح اونچے کھڑے ہوتے ہیں(24) تو تم اپنے پروردگار کی کون کون سی نعمت کو جھٹلاؤ گے؟(25) جو (مخلوق) زمین پر ہے سب کو فنا ہونا ہے(26) اور تمہارے پروردگار کی ذات (بابرکت) جو صاحب جلال وعظمت ہے باقی رہے گی(27) تو تم اپنے پروردگار کی کون کون سی نعمت کو جھٹلاؤ گے؟(28) آسمانوں اور زمین میں جتنے لوگ ہیں سب اسی سے مانگتے ہیں۔ وہ ہر روز کام میں مصروف رہتا ہے(29) تو تم اپنے پروردگار کی کون کون سی نعمت کو جھٹلاؤ گے؟(30)

وماعلینا الاالبلاغo

نعت رسولِ مقبول ﷺ الحاج اختر حسین قریشی نے پیش کی۔

نعت رسولِ مقبول ﷺ

کچھ نہیں مانگتا شاہوں سے یہ شیدا تیرا
اس کی دولت ہے فقط نقشِ کفِ پا تیرا
دستگیری میری تنہائی کی تو نے ہی تو کی
میں تو مر جاتا اگر ساتھ نہ ہوتا تیرا
پورے قد سے میں کھڑا ہوں تو یہ ہے تیرا کرم
مجھ کو جھکنے نہیں دیتا ہے سہارا تیرا
لوگ کہتے ہیں سایہ تیرے پیکر کا نہ تھا
میں تو کہتا ہوں جہاں بھر پہ ہے سایہ تیرا

سینیٹ الیکشن کی ووٹنگ کے لئے اجلاس کی کارروائی کا ملتوی کیا جانا

جناب قائم مقام سپیکر: بسم اللہ الرحمن الرحیم۔ جیسا کہ آپ کے علم میں ہے کہ آج سینیٹ الیکشن کے لئے پولنگ ہو رہی ہے۔ ممبران اسمبلی کو ووٹ ڈالنے کی سہولت فراہم کرنے کی غرض سے اجلاس کی باقی ماندہ کارروائی آج نہیں ہو گی لہٰذا اب اجلاس بروز جمعتہ المبارک مورخہ 6-مارچ 2015 صبح 9:00 بجے تک ملتوی کیا جاتا ہے۔

[نوٹ]: (اجلاس کی کارروائی ملتوی کئے جانے کی وجہ سے سوالات اور ان کے جوابات ایوان کی میز پر رکھے گئے)

سوالات

(محکمہ صحت)

نشان زدہ سوالات اور ان کے جوابات

(جو ایوان کی میز پر رکھے گئے)

ملتان: پی پی-195 میں صحت کے منصوبہ جات کی منظوری و دیگر تفصیلات

*689: جناب جاوید اختر: کیا وزیر صحت از راہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) محکمہ پی اینڈ ڈی نے پچھلے پانچ سالوں کے دوران پی پی-195 ملتان میں صحت کے لئے کتنے، کون کون سے منصوبہ جات کی منظوری دی، ان کی تفصیل سے آگاہ کریں؟

(ب) ان میں سے کتنے ایسے منصوبہ جات ہیں جو تاحال مکمل نہیں ہوئے، مکمل نہ ہونے کی وجوہات، تاخیر کے ذمہ دار افسران کے خلاف کارروائی کی گئی، اگر نہیں تو کیوں؟

(ج) محکمہ ان کی بروقت تکمیل کے لئے کیا کیا اقدامات اٹھاتا ہے؟

(د) ان منصوبہ جات کی تکمیل میں تاخیر کے باعث ان کے تخمینہ لاگت میں کتنا اضافہ ہوا اس کی منصوبہ وار تفصیل سے آگاہ کریں؟

وزیر اعلیٰ (میاں محمد شہباز شریف):

(الف) پی پی-195 ملتان اولڈ سٹی آبادی پر مشتمل ایک گنجان آباد علاقہ ہے جہاں پر پچھلے پانچ سالوں میں کوئی صحت کا بڑا منصوبہ شروع نہ ہوا ہے تاہم ملتان شہر میں سال 2009 سے 2014 کے دوران درج ذیل صحت کے بڑے منصوبہ جات منظور ہوئے۔

نام ہسپتال	مقام
تعمیر ملتان جنرل ہسپتال (میاں محمد شہباز شریف جنرل ہسپتال) ملتان	ملتان شہر
ماڈرن برن یونٹ نشتر ہسپتال ملتان	ملتان شہر
تکمیل عمارت ڈی ایچ کیو ہسپتال برائے کڈنی سنٹر ملتان	تحصیل ملتان صدر
ڈی ایچ کیو ہسپتال ملتان کی تعمیر نو	تحصیل ملتان صدر

(ب) کڈنی سنٹر اور برن یونٹ کی عمارات مکمل ہو چکی ہیں اور برن یونٹ کو نشتر ہسپتال کے ہی سٹاف سے عارضی طور پر فنکشنل کر دیا گیا ہے تاہم فنانس ڈیپارٹمنٹ کی طرف سے نئی اسامیوں کی تخلیق کی منظوری نہ ہونے کے باعث دونوں ہسپتال مکمل طور پر فنکشنل نہ ہیں

جبکہ میاں محمد شہباز شریف جنرل ہسپتال ملتان کی عمارت بھی مکمل ہو چکی ہے، مشینری و آلات کی خریداری رواں سال جاری ہے۔

(ج) درج بالا صحت کے منصوبہ جات کی بروقت تکمیل کے لئے سکیموں کو fully funded کیا گیا اور فنڈز کے استعمال کی کڑی نگرانی کی گئی۔

(د) ضلع ملتان میں ہسپتالوں کی تعمیر پر درج ذیل اخراجات آئے ہیں:

	اصل تخمینہ	نظر ثانی تخمینہ
تعمیر ملتان جنرل ہسپتال (میاں محمد شہباز شریف جنرل ہسپتال) ملتان	378.130 ملین	410.886 ملین
ماڈرن برن یونٹ نشتر ہسپتال ملتان	239.809 ملین	239.809 ملین
تکمیل عمارت ڈی ایچ کیو ہسپتال برائے کڈنی سنٹر ملتان	101.200 ملین	871.039 ملین
ڈی ایچ کیو ہسپتال ملتان کی تعمیر نو	1098.665 ملین	

ڈاکٹر کے لئے کل اخراجات و دیگر تفصیلات

*1325: محترمہ راحیلہ انور: کیا وزیر صحت از راہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:۔

(الف) حکومت پنجاب کے زیر انتظام میڈیکل کالجز میں زیر تعلیم ایک طالبعلم کے ڈاکٹر بننے تک حکومت کا کل کتنا خرچ آتا ہے؟

(ب) کیا یہ درست ہے کہ ڈاکٹر اپنی تعلیم مکمل کرنے کے بعد پولیس، ڈی ایم جی اور دیگر محکموں میں سی ایس ایس یا پبلک سروس کمیشن کے ذریعہ ملازم ہو جاتے ہیں؟

(ج) کیا حکومت کسی ایسی تجویز پر غور کر رہی ہے کہ ڈاکٹرز کے شعبہ صحت کے علاوہ کسی بھی اور شعبہ جس سے ان کی میڈیکل کی تعلیم کا کوئی تعلق نہ ہو میں جانے پر پابندی لگائی جائے؟

وزیر اعلیٰ (میاں محمد شہباز شریف):

(الف) حکومت پنجاب کے زیر انتظام میڈیکل کالجز میں طالبعلموں کو صرف معمولی / رعایتی فیس ادا کرنا ہوتی ہے۔ پنجاب کے سرکاری میڈیکل کالجوں میں فیس برائے نام ہے، داخل ہونے والے امیدوار کو سالانہ 18 ہزار روپے فیس ادا کرنی ہوتی ہے اور اکثر صورتوں میں قابل امیدواروں کو اس فیس میں بھی رعایت مل جاتی ہے لہذا تمام طالبعلموں کی تعلیم کے اخراجات حکومت خود برداشت کرتی ہے۔ اوسطاً ایک ڈاکٹر پر حکومت تقریباً 30 لاکھ سے 40 لاکھ روپے خرچ کرتی ہے۔

(ب) جی ہاں! یہ بات درست ہے کہ سرکاری میڈیکل کالجوں سے پڑھ کر ڈاکٹر بننے والے بعض نوجوان مقابلے کے امتحان میں شرکت کر کے، پاس ہو جاتے ہیں اور پولیس، ڈی ایم جی اور دیگر محکموں میں سی ایس ایس یا پبلک سروس کمیشن کے ذریعہ بھرتی ہو جاتے ہیں جس سے نہ صرف میڈیکل کی ایک سیٹ ضائع ہو جاتی ہے، بلکہ حکومت کی جانب سے ان پر کئے گئے خرچ کا مقصد بھی پورا نہیں ہوتا۔

(ج) مقابلے کا امتحان وفاقی / صوبائی حکومتیں کرواتی ہیں جس کے بعد منتخب ہونے والے امیدوار کو پولیس پی اے ایس / پی ایم ایس یا دوسرے محکموں میں بھیجا جاتا ہے۔ ڈاکٹروں کے مقابلے کے امتحان میں بیٹھنے پر پابندی لگانا وفاقی حکومت کے دائرہ اختیار میں آتا ہے۔

جہلم: ڈی ایچ کیو ہسپتال میں طبی مشینری و دیگر تفصیلات

*1330: محترمہ راحیلہ انور: کیا وزیر صحت از راہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) ڈی ایچ کیو ہسپتال جہلم میں ایکسرے، ای سی جی اور دیگر کون کون سی طبی مشینری ہے؟

(ب) سال 12-2011 اور 13-2012 کے دوران اس ہسپتال کو کون کون سی طبی مشینری فراہم کی گئی، اس کی مشین وار تفصیل مع تخمینہ لاگت بتائیں؟

(ج) ان دو سالوں کے دوران اس طبی مشینری کی دیکھ بھال اور مرمت پر کتنی رقم خرچ ہوئی؟

(د) اس وقت کون کون سی طبی مشینری خراب پڑی ہے نیز اس کی مرمت کیوں نہیں کروائی جاتی اور کس وجہ سے یہ مشینری خراب پڑی ہے؟

(ہ) اس ہسپتال کے لئے مزید کون کون سی طبی مشینری کی ضرورت ہے اس کے لئے کتنی رقم درکار ہے؟

(و) کیا حکومت اس ہسپتال کی ضرورت کے مطابق اس کے لئے طبی مشینری فراہم کرنے کا ارادہ رکھتی ہے اگر نہیں تو اس کی وجوہات کیا ہیں؟

وزیر اعلیٰ (میاں محمد شہباز شریف):

(الف) ڈی ایچ کیو ہسپتال جہلم میں ایکسرے مشین، ای سی جی مشین، ڈائیلسز مشین، یو ایس جی مشین، ڈینٹل یونٹ، آٹو کلیو، ہارٹ ائر اوون، ڈینٹل ایکسرے یونٹ، سکر مشین، بے بی انکیوبیٹر، سی ٹی جی مشین، ڈایا تھرمی مشین، بی پی اپریٹس پلس آکسی میٹر،

آٹوریفریکٹر،ائرپف،وینٹی لیٹر،جنریٹرز،میکرولیب انالائزر،ریفریجریٹرز،ہیماٹالوجی انالائزر، مومیرٹ انکیوبیٹر،ملٹی چینل لیب سسٹم،الائزہ،پلیٹ لیٹ ریڈر،سینٹی فیوج مکسچر+ انکیوبیٹراور انستھیسز یامشین دستیاب ہے۔

(ب) سال12۔2011اور13۔2012کے دوران اس ہسپتال کو کوئی طبی مشینری فراہم نہیں کی گئی ہے۔

(ج)

2011-12	Budget	Expenditure
	1250000	1127758
2012-13	1675000	924876

(د) جو مشینری خراب ہوتی تھی اس کو درست کروالیا جاتا ہے۔

(ہ)

X-Ray Machines 500MA with CR	03Nos
USG Machines	07Nos
Defibrillators	05Nos
ECG Machines	04Nos
Chemistry Analyzer Machines	02Nos
Auto Claves	05Nos
C.T Scan Machine	01No
Anesthesia machines	02Nos
Ventilators	02Nos
Incubators	03Nos
R.O System	01No
Approximately Amount Total:-	Rs.10,000,0000/-

(و) جی ہاں! محکمہ صحت مریضوں کو صحت کی سہولیات بہم پہنچانے میں کوشاں ہے۔ دستیاب وسائل کو مدنظر رکھتے ہوئے، مطلوبہ مشینری فراہم کر دی جائے گی۔

ضلع اوکاڑہ:ہسپتال کی تعداد و کارکردگی کی تفصیلات

*1561:جناب جاوید اختر:کیا وزیر صحت ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) حویلی لکھا ضلع اوکاڑہ میں کل کتنے ہسپتال ہیں ان کو گزشتہ پانچ سالوں کے دوران کتنے فنڈز فراہم کئے گئے،اس کی سال وار تفصیل سے ایوان کو آگاہ کریں؟

(ب) مذکورہ عرصہ کے دوران کتنے فنڈز ڈاکٹرز و ملازمین کی تنخواہوں وٹی اے / ڈی اے پر خرچ ہوئے اور کتنے فنڈز نئی طبی مشینری خریدنے و مرمت پر خرچ ہوئے، ان کی علیحدہ علیحدہ اشیاء وار، سال وار تفصیل سے آگاہ کریں؟

(ج) کیا گزشتہ پانچ سالوں کے دوران ان ہسپتالوں میں آڈٹ کروایا گیا سال وار تفصیل سے آگاہ کریں، اگر نہیں تو کیوں؟

(د) آڈٹ میں کن کن بے قاعدگیوں کی نشاندہی کی گئی اور اس پر حکومت نے ذمہ داران کے خلاف کیا کیا کارروائی کی، اس کی تفصیل سے ایوان کو آگاہ کریں؟

(ہ) کیا یہ درست ہے کہ ان ہسپتالوں میں ڈاکٹر و دیگر سٹاف کی حاضری نہ ہونے کے برابر ہے؟

(و) کیا یہ بھی درست ہے کہ ان ہسپتالوں میں طبی ٹیسٹ کی سہولت بالکل نہ ہے اور اگر جن طبی ٹیسٹوں کی سہولت موجود ہے تو وہ کئے نہیں جاتے کیونکہ شہر میں ان ہسپتالوں کے ملازمین کے اپنے رشتہ دار عزیزوں نے لیبارٹریاں قائم کر رکھی ہیں جس کے باعث غریب مریضوں کو مجبوراً انتہائی بے بسی کے عالم میں باہر سے ٹیسٹ کروانے پڑتے ہیں؟

(ز) کیا حکومت و اعلیٰ حکام مذکورہ بالا ہسپتالوں کے مسائل کو حل کرنے کے لئے سنجیدگی سے کوئی مثبت اقدامات اٹھانے کا ارادہ رکھتی ہے اگر ہاں تو کب تک، آگاہ کریں؟

وزیر اعلیٰ (میاں محمد شہباز شریف):

(الف) حویلی لکھا ضلع اوکاڑہ میں صرف ایک ہی ٹی ایچ کیو ہسپتال قائم ہے جس کو 09-2008 سے لے کر 13-2012 کے دوران کل 3 کروڑ 56 لاکھ 56 ہزار 742 روپے کا بجٹ فراہم کیا گیا۔ سال وار تفصیل Annex-A ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

(ب) مذکورہ عرصہ کے دوران ڈاکٹرز اور دیگر ملازمین کی تنخواہوں، ٹی اے / ڈی اے اور نئی مشینری کی خرید پر کل 2 کروڑ 21 لاکھ 8 ہزار 992 روپے خرچ ہوئے۔ سال وار تفصیل Annex-B,C&D ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

(ج) جی ہاں! ہر سال آڈٹ کروایا جاتا ہے۔ تفصیل Annex-E ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

(د) آڈٹ کے دوران کوئی بھی بڑی باقاعدگی سامنے نہ آئی ہے معمولی نوعیت کی خامیاں نوٹ کی گئیں جن کو دور کر دیا گیا تھا۔

(ہ) مذکورہ ہسپتال میں ڈاکٹرز و دیگر سٹاف باقاعدگی سے ڈیوٹی سرانجام دے رہا ہے اور اس سلسلے میں کوئی بھی شکایت نہ آئی ہے۔

(و) جی نہیں! یہ درست نہ ہے بلکہ میسر فیلڈز میں تمام بنیادی ٹیسٹ مثلاً ہیموگلوبن،ESR، TLC، ای سی جی، الٹراساؤنڈ، ایکسرے، فیملی پلاننگ سروسز، ڈینٹل ٹیسٹ بشمول تمام لیبارٹری ٹیسٹ مہیا کئے جا رہے ہیں۔ مذکورہ ہسپتال میں کئے جانے والے ٹیسٹوں کی تفصیلAnnex-Fایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

(ز) حویلی لکھا ضلع اوکاڑہ میں موجود ٹی ایچ کیو ہسپتال احسن طریقے سے کام کر رہا ہے اور indoorاورoutdoorمیں تمام طبی سہولیات بہم پہنچا رہا ہے۔حکومت پنجاب محکمہ صحت لوگوں کو صحت کی بہترین طبی سہولیات بہم پہنچانے میں کوشاں ہے اور حال ہی میں 2000 میڈیکل آفیسرز کوPPSCکے ذریعے مستقل بنیادوں پر بھرتی کیا گیا ہے جن کی تعیناتی سے ڈاکٹرز کی کمی کافی حد تک پوری ہو جائے گی اور لوگوں کو طبی سہولیات کی فراہمی میں بہتری آئے گی۔

ضلع اوکاڑہ: ٹی ایچ کیو ہسپتال میں ڈاکٹرز و پیرامیڈیکل سٹاف کی تعداد و دیگر بے قاعدگیوں کی تفصیلات

*1579: جناب ظہیر الدین خان علیزئی: کیا وزیر صحت از راہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) ٹی ایچ کیو ہسپتال حویلی لکھا ضلع اوکاڑہ میں ڈاکٹرز اور پیرامیڈیکل سٹاف کی گریڈ وار تفصیل سے آگاہ کریں؟

(ب) اس ہسپتال میں کتنے شعبہ جات کے ڈاکٹرز کب سے نہ ہیں اور کیوں؟

(ج) کیا یہ درست ہے کہ مذکورہ ہسپتال میں ڈاکٹرز و دیگر سٹاف وقت پر نہیں آتے اور اگر ڈاکٹرز صاحبان آ بھی جائیں تو ایک / دو گھنٹے کے بعد واپس چلے جاتے ہیں، جس سے مریضوں کو شدید مشکلات کا سامنا ہے؟

(د) کیا یہ بھی درست ہے کہ ہسپتال میں صفائی کا نظام انتہائی ابتری کا شکار ہے کیا متعلقہ انتظامیہ اس بارے میں کوئی مثبت اقدامات اٹھانے کا ارادہ رکھتی ہے؟

(ہ) کیا یہ بھی درست ہے کہ ہسپتال میں غریب مریضوں کو مفت دوائیاں بالکل نہیں دی جاتیں لیکن ریکارڈ میں مفت دوائیاں دینے کا اندراج تسلسل کے ساتھ کیا جارہا ہے کیا متعلقہ انتظامیہ مذکورہ صورتحال کو کنٹرول کرنے اور آئندہ غریب مریضوں کو مفت دوائیاں فراہم کرنے کا ارادہ رکھتی ہے؟

وزیراعلیٰ (میاں محمد شہباز شریف):

(الف) ٹی ایچ کیو ہسپتال حویلی لکھا ضلع اوکاڑہ میں ڈاکٹرز اور پیرامیڈیکل سٹاف کی کل 104 اسامیاں ہیں جن میں سے 81 پُر اور 23 اسامیاں خالی ہیں۔ گریڈ وار تفصیل Annex-A ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

(ب) اس ہسپتال میں مندرجہ ذیل شعبہ جات کے ڈاکٹرز نہ ہیں۔ انستھیزیا ٹیسٹ سپیشلسٹ، اور آئی سرجن۔ اس ضمن میں عرض ہے کہ محکمہ صحت خالی اسامیوں کو جلد از جلد پُر کرنے کے لئے دن رات کوشاں ہے اور اس کے لئے بذریعہ PPSC مستقل بنیادوں پر 2000 ایم اوز اور 498 WMOs کو بھرتی کیا ہے۔ مزید یہ کہ پروفیسرز اور دیگر ڈاکٹرز کو ایڈہاک پر بھی بھرتی کیا جارہا ہے۔ جہاں تک سپیشلسٹ ڈاکٹروں کی خالی اسامیوں کا تعلق ہے تو حکومت پنجاب نے سپیشلسٹ ڈاکٹروں کی کمی کو پورا کرنے کے لئے سپیشل پروموشن کمیٹی تشکیل دی ہے اور ایسے تمام MOs اور WMOs جن کے پاس متعلقہ speciality میں مطلوبہ ڈگری ہوتی ہے کو اگلے گریڈ میں ترقی دے کر سپیشلسٹ ڈاکٹروں کی خالی اسامیوں کو پُر کیا جارہا ہے۔

(ج) جی نہیں! یہ درست نہ ہے کہ ڈاکٹرز و دیگر سٹاف وقت پر نہیں آتے اور اگر ڈاکٹرز صاحبان آ بھی جائیں تو ایک / دو گھنٹے بعد واپس چلے جاتے ہیں بلکہ ان کی حاضری کو یقینی بنانے کے لئے ای ڈی او (ہیلتھ)، ڈی او (ہیلتھ) اور دیگر ضلعی افسران وقتاً فوقتاً ہسپتال کا سرپرائز visit کرتے رہتے ہیں۔

(د) ہسپتال کی صفائی کے انتظامات تسلی بخش ہیں۔ مذکورہ ہسپتال میں صفائی کو یقینی بنانے کے لئے سینٹری ورکرز کی آٹھ، بیلدار کی دو، دھوبی کی ایک، مالی کی ایک، واٹر کیریئر کی ایک، نائب قاصد کی تین، وارڈ سرونٹ کی سات جبکہ سینٹری پٹرول کی چار اسامیاں منظور شدہ ہیں اور یہ تمام اسامیاں پُر ہیں۔

(ہ) حکومت پنجاب محکمہ صحت کی طرف سے فراہم کردہ تمام ادویات مریضوں کو مفت فراہم کی جا رہی ہیں اور اس ضمن میں کوئی بھی شکایت ہسپتال انتظامیہ کو موصول نہ ہوئی ہے۔

ضلع اوکاڑہ: ٹی ایچ کیو ہسپتال حویلی لکھا کا قیام و دیگر تفصیلات

*1580: **جناب ظہیر الدین خان علیزئی:** کیا وزیر صحت از راہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) ٹی ایچ کیو ہسپتال حویلی لکھا ضلع اوکاڑہ کا قیام کب عمل میں آیا؟

(ب) اس ہسپتال میں ابتدائی طور پر کون کون سے شعبہ جات بنائے گئے اور اب تک مزید کتنے شعبہ جات کا اضافہ کیا گیا؟

(ج) اس ہسپتال میں کون کون سے شعبہ جات نہ ہیں اور ان کا قیام کب تک عمل میں آجائے گا؟

(د) مذکورہ ہسپتال میں کون کون سی طبی مشینری ہے اور یہ کب خریدی گئی، اس مشینری پر کتنے اخراجات آئے، مکمل تفصیل سے ایوان کو آگاہ کریں؟

(ہ) مذکورہ ہسپتال میں اس وقت کون کون سی طبی مشینری خراب پڑی ہے اور اس کی مرمت کیوں نہیں کروائی جارہی؟

(و) حکومت ہسپتال کے مذکورہ بالا مسائل کو کب تک حل کرنے کا ارادہ رکھتی ہے؟

وزیر اعلیٰ (میاں محمد شہباز شریف):

(الف) RHC حویلی لکھا کو اپ گریڈ کر کے ٹی ایچ کیو ہسپتال کا قیام جولائی 2004 میں عمل میں آیا۔

(ب) ابتدا میں شعبہ گائنی، بچگان، سرجیکل وارڈ، آئی ڈیپارٹمنٹ، ہومیوپیتھک اور طب بنائے گئے اور ابھی تک کسی اور شعبہ جات کا اضافہ نہیں کیا گیا۔

(ج) محکمہ صحت پنجاب کی پالیسی کے مطابق تحصیل لیول ہسپتالوں میں 9 Specialities قائم کی جاتی ہیں اس میں سے صرف آرتھوپیڈک کا شعبہ ابھی قائم نہیں ہوا۔

(د) تفصیل ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

(ہ) کوئی بھی مشینری خراب نہ ہے۔

(و) حکومت پنجاب محکمہ صحت ہر وقت مسائل کے حل کے لئے کوشاں ہے، جونہی ضلعی حکومت کی طرف سے کوئی تجویز موصول ہو گی اس کو منظوری کے لئے متعلقہ فورم کے سامنے پیش کر دیا جائے گا۔

لاہور: ڈرگ انسپکٹرز کی تعداد و دیگر تفصیلات

*1608: ڈاکٹر نوشین حامد: کیا وزیر صحت از راہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) لاہور میں کتنے ڈرگ انسپکٹرز ہیں ان کی مکمل تفصیل اور جائے تعیناتی بیان کی جائے؟

(ب) کیا یہ درست ہے کہ ڈرگ انسپکٹر کی ملی بھگت سے میڈیکل سٹور نشہ آور ادویات فروخت کرتے ہیں؟

(ج) یکم جنوری2013 سے لے کر آج تک کتنے میڈیکل سٹور نشہ آور ادویات فروخت کرنے پر سیل کئے گئے، تفصیل فراہم کی جائے؟

وزیر اعلیٰ (میاں محمد شہباز شریف):

(الف) محکمہ صحت سٹی ڈسٹرکٹ گورنمنٹ لاہور میں اس ڈرگ انسپکٹرز کی کل10 اسامیاں منظور شدہ ہیں جو کہ تمام پُر ہیں۔

(ب) یہ درست نہ ہے بلکہ ڈرگ انسپکٹرز صاحبان نے نشہ آور ادویات فروخت کرنے والے میڈیکل سٹوروں کے خلاف سخت کارروائی کرتے ہوئے امسال کل 152 نشہ آور ادویات فروخت کرنے والے میڈیکل سٹوروں کے چالان کئے، اور ڈرگ کورٹ لاہور نے 132 کیسز میں32 لاکھ 6ہزار روپے جرمانہ کیا۔

(ج) ڈرگ انسپکٹرز نے یکم جنوری2013 سے آج تک 40 نشہ آور ادویات فروخت کرنے والے میڈیکل سٹورز کو سیل کیا۔ تفصیل Annex-A ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

لاہور: پی پی-144 میں ڈسپنسریوں کی تعداد و دیگر تفصیلات

*1610: ڈاکٹر نوشین حامد: کیا وزیر صحت از راہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) پی پی-144 لاہور میں کتنی ڈسپنسریاں سٹی ڈسٹرکٹ گورنمنٹ کے تحت کام کر رہی ہیں؟

(ب) کیا یہ درست ہے کہ ان (ایم سی ایل) ڈسپنسریوں میں مناسب سہولتیں نہ ہونے کے برابر ہیں؟

(ج) کیا حکومت پی پی-144 کی ہر یو سی میں (ایم سی ایل) ڈسپنسریاں بنانے کا ارادہ رکھتی ہے اگر نہیں تو اس کی وجوہات بیان کی جائیں؟

(د) یکم جنوری2013 سے اب تک ان ڈسپنسریوں سے کتنے افراد استفادہ کر چکے ہیں، ہر ڈسپنسری کی الگ الگ تفصیل فراہم کی جائے؟

وزیر اعلیٰ (میاں محمد شہباز شریف):

(الف) پی پی-144لاہور میں درج ذیل آٹھ ڈسپنسریاں کام کر رہی ہیں۔

(ب) جی نہیں! یہ درست نہ ہے بلکہ اوپی ڈی میں ڈسپنسری لیول کی تمام سہولیات میسر ہیں۔

(ج) اس سلسلے میں حکومت کی وضع کردہ پالیسی پر عمل کیا جائے گا۔

(د) مذکورہ عرصہ کے دوران مستفید ہونے والے افراد اور آمدن کی ڈسپنسری وار تفصیل درج ذیل ہے:

نام ڈسپنسری	تعداد مریضاں	ٹوٹل آمدن (پرچی فیس)
شالامار ٹاؤن ڈسپنسری	13536	13536
شالامار ٹاؤن ہومیوڈسپنسری	11454	11454
شالامار ٹاؤن MCHسنٹر	5080	5080
بھوگیوال ڈسپنسری	14234	14234
بھوگیوال ہومیوڈسپنسری	4245	4245
بھوگیوال MCHسنٹر	3077	3077
بیگم پورہ طب اسلام شفاخانہ	7086	7086
بیگم پورہ MCHسنٹر	4889	4880

ضلع ساہیوال: ڈی ایچ کیو ہسپتال کی ابتر صورتحال و دیگر تفصیلات

*1817: محترمہ نبیلہ حاکم علی خان: کیا وزیر صحت از راہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) کیا یہ درست ہے کہ ضلع ساہیوال کے ڈسٹرکٹ ہیڈکوارٹر ہسپتال کی ان ڈور بلڈنگ کی حالت ناگفتہ بہ ہے؟

(ب) کیا یہ بھی درست ہے کہ ساہیوال میں میڈیکل کالج کے قیام کے بعد ٹیچنگ ہسپتال ہونے کے باوجود وہاں پر ڈاکٹرز کی کمی ہے اور ماہر پروفیسرز، اسسٹنٹ پروفیسرز اور ایسوسی ایٹ پروفیسرز تعینات نہیں کئے گئے؟

(ج) کیا یہ بھی درست ہے کہ ہسپتال کے موجودہ میڈیکل سپرنٹنڈنٹ ڈاکٹر مرتضیٰ شیخ ایک نالائق اور کرپٹ آدمی ہے جس نے ہسپتال میں کرپشن کا بازار گرم کر رکھا ہے؟

(د) کیا یہ بھی درست ہے کہ ڈی ایچ کیو ساہیوال میں مریضوں کو antibiotic دوائی مفت فراہم نہیں کی جاتی ہے؟

(ہ) اگر جز ہائے بالا کا جواب اثبات میں ہے تو حکومت ڈی ایچ کیو ساہیوال کی بلڈنگ کی renovation، کرپٹ ایم ایس کی تبدیلی antibiotic ادویات کی فراہمی اور وہاں قابل ڈاکٹرز / پروفیسرز کی تعیناتی کا ارادہ رکھتی ہے اگر ہاں تو کب تک؟

وزیراعلیٰ (میاں محمد شہباز شریف):

(الف) ڈسٹرکٹ ہیڈکوارٹر ہسپتال ساہیوال کی مین بلڈنگ کو بنے ہوئے 60 سے 70 سال ہو چکے ہیں جبکہ رحمت العالمین بلاک کو بنے 30 سال سے زیادہ عرصہ ہو چکا ہے۔ حالت ناگفتہ بہ نہ ہے البتہ حال ہی میں گورنمنٹ آف پنجاب، ہیلتھ ڈیپارٹمنٹ کی طرف سے ایک سکیم منظور ہو چکی ہے جس کی مالیت 3580.109 ملین روپے ہے۔ اس میں جہاں نئی بلڈنگ کا بننا اور موجودہ بلڈنگ کی ریپرنگ اینڈ رینوویشن بھی شامل ہے۔ جس کی مالیت 1435.119 ملین روپے ہے۔

(ب) جیسا کہ اوپر بیان کیا گیا ہے کہ ڈسٹرکٹ ہیڈکوارٹر ہسپتال ساہیوال کو بنے 60 سے 70 سال ہو چکے ہیں اس میں منظور شدہ اسامیاں ہیلتھ ڈیپارٹمنٹ کے معیار (yardstick) کے مطابق نہ ہیں۔ اس کے لئے ہیلتھ ڈیپارٹمنٹ کو بمطابق (yardstick) اسامیوں کو مختص کرنے کے لئے پہلے ہی لکھا جا چکا ہے علاوہ ازیں ڈاکٹروں کی کچھ اہم اسامیاں بشمول انیستھٹسٹ، فزیشن، گائنی کالوجسٹ، آرتھوپیڈک سرجن، میڈیکل آفیسران جو کہ تقریباً 44 ہیں اسامیاں خالی پڑی ہیں۔ گورنمنٹ آف پنجاب کی طرف سے بھرتی پر سے پابندی اٹھ چکی ہے اور جلد ہی خالی اسامیوں کو پر کر لیا جائے گا۔

(ج) ڈاکٹر غلام مرتضیٰ شیخ کا تقریباً گیارہ ماہ پہلے تبادلہ ہو چکا ہے اس وقت ڈاکٹر رحمت علی عمران بطور ایم ایس کام کر رہے ہیں۔

(د) یہ درست نہ ہے ڈسٹرکٹ ہیڈکوارٹر ہسپتال ساہیوال میں اس وقت انتہائی معیاری antibiotic موجود ہیں جن کی تعداد درج ذیل ہے:

Medicine (Antibiotic)	Received Qty	Present Qty
Inj. Sulbarex 750mg	30000	1267
Syp. Amoxygen 250mg	5000	465

Inj PC-Trax 1gm	40000	13150
Inj. Sterecipro 200mg 100ml	8000	550
Inj. Sterelevo 500mg 100ml 8000	8000	6240
Tab. Ciprolex 500mg	100000	77450
Tab. Levolex 500mg	15000	2600
Tab. Sparfloxacine 200mg	100000	10850
Syp. Quinocil	10000	4260
Syp. Cararox 200mg/5ml	5000	3570
Inj. Cleocin 300mg	5000	4370
Cap. Doxysearch 100mg	20000	13500
Inj. Genta 80g	1600	750

(ہ) جوابات (درج بالا) پہلے ہی دیئے جا چکے ہیں۔

لاہور: پی آئی سی میں مفت علاج معالجہ و ادویات کی سہولت کی بندش کی تفصیلات

*1858: میاں محمد اسلم اقبال: کیا وزیر صحت ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) کیا یہ درست ہے کہ پی آئی سی لاہور میں پہلے مفت علاج معالجہ کی سہولت موجود تھی جو کہ اب نہ ہے؟

(ب) کیا یہ بھی درست ہے کہ پہلے آؤٹ ڈور کے اندر ادویات تمام حق دار مریضوں کو مفت دی جاتی تھیں جو کہ اب بند کر دی گئی ہیں؟

وزیر اعلیٰ (میاں محمد شہباز شریف):

(الف) یہ درست نہ ہے بلکہ پنجاب انسٹیٹیوٹ آف کارڈیالوجی لاہور میں اب بھی پہلے کی طرح مفت علاج معالجہ کی سہولت موجود ہے اور سال 2012 کے دوران کل 353332 مریضوں کو مفت ادویات فراہم کی گئی اسی طرح OPD میں بھی 154524 افراد کو مفت ادویات فراہم کی گئیں۔ طبی ٹیسٹ بشمول X-Rays, Ultrasound, CT Angiography, Cardiac Surgery سمیت دیگر سہولیات لوگوں کو مفت فراہم کی جارہی ہیں جن کی تفصیل Annex-A ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

(ب) جی نہیں! یہ درست نہ ہے کہ OPD میں حقدار مریضوں کو مفت ادویات کی فراہمی بند کر دی گئی ہے بلکہ تمام مریضوں کو آؤٹ ڈور کے اندر ادویات مفت دی جاتی ہیں۔ سال 2012

کے دوران154524مریضوں کوOPDمیں مفت ادویات فراہم کی گئی ہیں۔ تفصیل Annex-Aایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

صوبہ کے سرکاری دفاتر میں سگریٹ نوشی پر پابندی و عملدرآمد کی تفصیلات

*361: محترمہ عائشہ جاوید: کیاوزیر صحت ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ :-

(الف) کیا یہ درست ہے کہ صوبہ پنجاب کے سرکاری دفاتر میں سگریٹ نوشی پر پابندی ہے اگر ہاں تو کس نوٹیفکیشن کے تحت پابندی ہے ایوان کو آگاہ کریں؟

(ب) کیا یہ بھی درست ہے کہ سرکاری دفاتر میں اہلکاران افسران کو سگریٹ نوشی کرنے پر کوئی سزادی جاسکتی ہے اگر ہاں تو کس نوعیت کی سزادی جاسکتی ہے؟

(ج) سرکاری دفاتر میں سگریٹ نوشی پر پابندی لگائے جانے کے باوجود اگر سرکاری دفاتر میں سگریٹ نوشی ہورہی ہے تو حکومت آئندہ سگریٹ نوشی پر سختی سے پابندی کروانے کے لئے کیا اقدامات اٹھانے کا ارادہ رکھتی ہے اگر رکھتی ہے تو کب تک، نہیں تو اس کی وجوہات سے ایوان کو آگاہ کیا جائے؟

وزیراعلیٰ (میاں محمد شہباز شریف):

(الف) "Prohibition of smoking and protection of non smokers Health, Ordinance, 2002"کے سیکشن3کے تحت پبلک مقامات بشمول سرکاری و غیر سرکاری دفاتر، ہسپتالوں، تعلیمی اداروں، ہوٹل، ائرپورٹ، ریلوے اور بس سٹیشن پر تمباکو نوشی پر پابندی ہے۔

اس قانون کے سیکشن5کے کسی بھی شخص پر پبلک مقامات پر سگریٹ نوشی پر مکمل پابندی ہے اور سیکشن6کے تحت ٹرانسپورٹ میں بھی سگریٹ نوشی ممنوع ہے سیشن8کے تحت18 سال سے کم عمر افراد کو سگریٹ کی فروخت ممنوع ہے۔ سیکشن9کے تحت کسی بھی تعلیمی ادارے سے50میٹر کے فاصلے کے اندر سگریٹ کی فروخت، تقسیم اور ذخیرہ کرنے پر پابندی ہے۔

(ب) یہ درست ہے کہ سرکاری دفاتر میں سگریٹ نوشی پر سزادی جاسکتی ہے۔"Prohibition of smoking and protection of non smokers Health, Ordinance, 2002"کے سیکشن4کے تحت معزز ممبران پارلیمنٹ، سرکاری اداروں

کے سربراہان گریڈ20اور اس سے اوپر کے افسران خلاف ورزی کے مرتکب افراد کے خلاف کارروائی کر سکتے ہیں، اس سلسلے میں ایسے افراد کو ادارے سے باہر نکالنے کا حکم دے سکتے ہیں اور لکھ کر پولیس سٹیشن میں شکایت درج کروا سکتے ہیں۔

قانون کے تحت سیکشن 5,6,10 کی پہلی دفعہ خلاف ورزی کرنے پر -/1000روپے جرمانہ اور دوسری دفعہ کی خلاف ورزی کرنے پر -/1,00,000روپے جرمانہ ہو سکتا ہے۔

سیکشن7,8,9 کی پہلی دفعہ کی خلاف ورزی کے جرم میں -/5000روپے جرمانہ اور دوسری دفعہ کی خلاف ورزی کے جرم میں -/1,00,000روپے جرمانہ یا تین ماہ قید یا دونوں سزائیں دی جا سکتی ہیں۔

(ج) محکمہ صحت حکومت پنجاب تمباکو نوشی سے تدارک کے لئے مختلف اقدامات کر رہی ہے۔اس سلسلے میں صوبائی اور ضلعی سطح پر Implementation Committees تشکیل دی گئی ہیں۔ سب سے پہلے عوام اور سرکاری ملازمین کی آگہی کے لئے سرکاری دفاتر میں "No Smoking" کے سائن بورڈز آویزاں کئے گئے ہیں۔ شعور بیداری مہم کے بعد اس قانون پر سختی سے عملدرآمد کروانے کا پروگرام وضع کیا جا رہا ہے تاہم اس میں محکمہ صحت کے علاوہ دیگر محکمہ جات کی آگہی اور تعاون ضروری ہو گا۔

لاہور: ہسپتالوں میں موٹر سائیکل سٹینڈز کی فری سہولت کو ختم کرنے کا معاملہ

*499: ڈاکٹر مراد راس: کیا وزیر صحت ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) کیا یہ درست ہے کہ لاہور شہر کے ہسپتالوں میں مریضوں اور ان کے لواحقین کو موٹر سائیکل سٹینڈز کی فری سہولت فراہم کی جا رہی تھی؟

(ب) کیا یہ بھی درست ہے کہ اب یہ سہولت ختم کر دی گئی ہے، ایسا کیوں کیا گیا، تفصیل سے ایوان کو آگاہ کریں؟

(ج) کیا یہ بھی درست ہے کہ موٹر سائیکل سٹینڈ پر کھڑا کرنے کے -/5روپے کی بجائے -/10 روپے فیس وصول کی جا رہی ہے؟

(د) کیا حکومت مذکورہ فیس ختم کرنے کا ارادہ رکھتی ہے اگر نہیں تو کیوں؟

وزیراعلیٰ (میاں محمد شہباز شریف):

(الف) جی ہاں! یہ درست ہے کہ لاہور شہر تمام ہسپتالوں میں مریضوں اور ان کے لواحقین کو موٹر سائیکل سٹینڈز کی فری سہولت مہیا کی جارہی تھی۔

(ب) جی ہاں! یہ درست ہے کہ لاہور شہر تمام ہسپتالوں میں اب یہ سہولت گورنمنٹ آف پنجاب کے نوٹیفکیشن نمبری SO(PH)1-10-08 مورخہ 13-06-26 کے تحت یہ سہولت ختم کر دی گئی ہے۔ نوٹیفکیشن کی کاپی Annex-A ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

(ج) لاہور شہر تمام ہسپتالوں میں موٹر سائیکل سٹینڈز پر کھڑا کرنے کی فیس سٹی ڈسٹرکٹ گورنمنٹ، لاہور کے متعین کردہ ریٹس کے مطابق -/10 روپے وصول کی جارہی ہے۔

(د) حکومت پنجاب نے پارکنگ فیس کا دوبارہ اطلاق عوام کی فلاح و بہبود کو مدنظر رکھتے ہوئے لگایا ہے کیونکہ کار پارکنگ فیس ختم ہونے سے ایک طرف تو ہسپتال انتظامیہ کو فری کار پارکنگ کی سہولت مہیا کرنے میں مالی مشکلات پیش آرہی تھیں جس کی وجہ سے چوری کے واقعات میں اضافہ ہو رہا تھا تو دوسری طرف مقامی لوگ اور قریبی دکاندار وغیر فری کار پارکنگ کی وجہ سے اپنی موٹر سائیکلیں اور کاریں وہاں سارا سارا دن کھڑی کئے رکھتے تھے جس کی وجہ سے مریضوں اور ان کے لواحقین کو پارکنگ سٹینڈ میں جگہ حاصل کرنے میں مشکلات پیش آرہی تھیں لہذا یہ فیصلہ عوام الناس کے وسیع مفاد کو مدنظر رکھتے ہوئے وزیراعلیٰ پنجاب کی منظوری کے بعد یہ فیس لاگو کی گئی ہے اور وزیراعلیٰ پنجاب کے فیصلے کے تحت ہی اسے ختم کیا جا سکتا ہے۔

پنجاب کے ہسپتالوں میں کام کرنے والے میڈیکل ٹیکنالوجسٹ کو اپ گریڈ کرنے کا معاملہ

*870: محترمہ حنا پرویز بٹ: کیا وزیر صحت از راہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) کیا یہ درست ہے کہ پنجاب کے ہسپتالوں میں میڈیکل ٹیکنالوجسٹ کی اسامیوں کو نومبر 2011 میں گریڈ 17 سے گریڈ 18 میں اپ گریڈ کر دیا گیا اور اس کا اعلامیہ بھی جاری کر دیا گیا؟

(ب) کیا یہ بھی درست ہے کہ تین سال کا عرصہ گزرنے کے بعد ان میڈیکل ٹیکنالوجسٹ کی اپ گریڈیشن کے کوئی احکامات جاری نہیں کئے گئے؟

(ج) جز(الف وب) کی روشنی میں حکومت کب تک ان کی اپ گریڈیشن کے احکامات جاری کر دے گی؟

وزیراعلیٰ(میاں محمد شہباز شریف):

(الف) جی ہاں!یہ درست ہے۔

(ب) جی نہیں! یہ درست نہ ہے بلکہ میڈیکل ٹیکنالوجسٹ کی اسامی کو نومبر 2011 میں ہی اپ گریڈ کر دیا گیا تھا نوٹیفکیشن کی کاپی Annex-A ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

(ج) میڈیکل ٹیکنالوجسٹ کی اسامی کو نومبر 2011 میں اپ گریڈ کر دیا گیا تھا اور میڈیکل ٹیکنالوجسٹ کی اگلے سکیلز میں ترقی کے لئے قانون میں تبدیلی کرنے کے لئے سمری وزیراعلیٰ پنجاب کو ارسال کی گئی ہے جس میں قوانین کو مزید مؤثر بنانے کی تجاویز ہیں۔ مزید برآں حکومت پنجاب نے تمام ہسپتالوں کے سربراہان اور ضلعی حکومتوں کو ان کے ضروری کاغذات کی تکمیل کے لئے ہدایات جاری کر دی ہیں۔ سنیارٹی لسٹوں کے مکمل ہونے اور سیٹوں کے تعین کے بعد ان ملازمین کی ترقی مروجہ قانون کے عمل میں آنے پر پُر کر دی جائے گی۔

نارنگ منڈی میں آوارہ اور باؤلے کتوں کی بھرمار و دیگر تفصیلات

*1316: محترمہ لبنیٰ ریحان: کیا وزیر صحت از راہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) کیا یہ درست ہے کہ ایک مؤقر اخبار "نوائے وقت" کی خبر مورخہ 13-07-03 کے مطابق اندرون نارنگ منڈی میں آوارہ اور باؤلے کتوں نے عوام کا ناک میں دم کر رکھا ہے؟

(ب) کیا یہ بھی درست ہے کہ مذکورہ علاقے میں روزانہ راہ گیروں اور معصوم بچوں کو کاٹنا معمول بن چکا ہے؟

(ج) کیا حکومت مذکورہ مسئلہ کے تدارک کے لئے کوئی مثبت اقدامات اٹھانے کا ارادہ رکھتی ہے؟

وزیراعلیٰ(میاں محمد شہباز شریف):

(الف) یہ درست نہ ہے بلکہ تحصیل سینٹری انسپکٹر مرید کے اور محکمہ صحت کے دیگر عملہ نے سال 2013 میں 85 عدد آوارہ کتوں کو نارنگ منڈی اور گردونواح میں بذریعہ زہر تلف کیا تھا۔

(ب) درست نہ ہے کیونکہ محکمہ صحت کا عملہ گاہے بگاہے تلفی سگاں کا کام کرتے رہتا ہے۔

(ج) مذکورہ مسئلہ کے تدارک کے لئے محکمہ صحت کا عملہ تلفی سگاں کا کام کرتا رہتا ہے اور اس کام کے لئے زہر کی مقدار موجود ہے۔

نارنگ منڈی کے واحد سرکاری ہسپتال میں مسائل کی بھرمار و دیگر تفصیلات

*1318: محترمہ لبنیٰ ریحان: کیاوزیر صحت ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) نارنگ منڈی کے سرکاری ہسپتال کا قیام کب عمل میں آیا؟

(ب) اس واحد سرکاری ہسپتال کے لئے 12-2011 اور 13-2012 میں کتنے فنڈز کس کس مد کے لئے فراہم کئے گئے، سال وار تفصیل سے آگاہ کریں؟

(ج) ان فنڈز کا استعمال کن کن مدات میں کیا گیا مد وار تفصیل سے آگاہ کریں؟

(د) کیا یہ درست ہے کہ مذکورہ ہسپتال میں ڈاکٹر نہ ہے اور اسامی کب سے خالی ہے؟

(ہ) کیا یہ بھی درست ہے کہ مذکورہ ہسپتال تقریباً دو سو سے زائد دیہاتوں کے لاکھوں عوام کی واحد علاج گاہ ہے، جہاں گزشتہ دس سال سے زچہ بچہ کے لئے کوئی لیڈی ڈاکٹر نہ ہے؟

(و) کیا یہ بھی درست ہے کہ اس ہسپتال کی صرف ایک ایمبولینس ہے جو عرصہ دراز سے بے کار اور زنگ آلود ہو رہی ہے؟

(ز) کیا یہ بھی درست ہے کہ اس ہسپتال میں آنے والے معمولی زخمی مریضوں کو بھی لاہور یا مرید کے ہسپتالوں میں refer کرنا پڑتا ہے اور ادویات تو کیا مریضوں کو سرنج تک بھی بازار سے خریدنی پڑتی ہے؟

(ح) کیا حکومت مذکورہ بالا ہسپتال کے مسائل کو سنجیدگی سے حل کرنے کا ارادہ رکھتی ہے اگر ہاں تو کب تک، ایوان کو مکمل تفصیل سے آگاہ کریں؟

وزیراعلیٰ (میاں محمد شہباز شریف):

(الف) دیہی مرکز صحت نارنگ منڈی 1975 میں قائم ہوا۔

(ب) نارنگ منڈی ہسپتال کو مذکورہ عرصہ کے دوران فراہم کئے جانے والے فنڈز کی تفصیل ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

(ج) فراہم کئے جانے والے فنڈز کی مدوار استعمال کی تفصیل ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے؟

(د) مذکورہ مرکز صحت پر ڈاکٹرز کی دو اسامیاں منظور شدہ ہیں اور اس وقت دونوں ڈاکٹرز تعینات ہیں اور چوبیس گھنٹے موجود رہتے ہیں۔

(ہ) جی ہاں! یہ درست ہے کہ مذکورہ ہسپتال تقریباً دولاکھ تیس ہزار سے زائد کی آبادی کو صحت کی سہولیات فراہم کر رہا ہے۔ یہاں حال ہی میں ایک لیڈی ڈاکٹر عالیہ بدر کو MNCH پروگرام کے تحت تعینات کیا گیا تھا لیکن وہ بھی اپنی ذاتی وجوہات کی بناء پر دسمبر 2014 میں مستعفیٰ ہو گئی تھیں اب کوئی بھی لیڈی ڈاکٹر تعینات نہ ہے۔ تاہم WMOs/MOs کی خالی اسامیوں کو پُر کرنے کے لئے adhoc کی بنیاد پر بھرتی کا عمل جاری ہے جن کو پُر کرنے کے لئے ڈی سی او شیخوپورہ کی سربراہی میں قائم ریکروٹمنٹ کمیٹی مورخہ 15-01-28 کو انٹرویو لے رہی ہے جیسے ہی موزوں امیدوار دستیاب ہو گی آر ایچ سی نارنگ منڈی میں لیڈی ڈاکٹر تعینات کر دی جائے گی۔

تاہم اس وقت مذکورہ ہیلتھ سنٹر پر چھ نرسز اور دو ایل ایچ ویز تعینات ہیں جو کہ زچہ بچہ کی ضروری طبی سہولیات بہم پہنچا رہی ہیں۔

(و) جی نہیں! یہ درست نہ ہے بلکہ مذکورہ ہیلتھ سنٹر پر ایک کی بجائے دو ایمبولینسز ہیں اور دونوں ہی چالو حالت میں ہیں اور مریضوں کو صحت کی سہولیات پہنچا رہی ہیں۔

(ز) مذکورہ سنٹر ایک خاص حد تک مریضوں کو صحت کی سہولیات فراہم کر سکتا ہے۔ تاہم ہیڈ انجری اور دیگر شدید نوعیت کے زخمی مریض جن کو مزید طبی امداد کی ضرورت ہوتی ہے ان کو مریدکے یا لاہور کے ٹیچنگ ہسپتالوں میں ریفر کیا جاتا ہے۔ معمولی نوعیت کے مریضوں کو سنٹر پر ہی طبی امداد دی جاتی ہے۔ کسی بھی مریض سے سرنج یا دیگر کوئی بھی دوائی بازار سے نہ منگوائی جاتی ہے۔ ایمرجنسی کے لئے تمام ادویات ہمہ وقت ہسپتال میں موجود رہتی ہیں۔

(ح) آر ایچ سی نارنگ منڈی، ضلع شیخوپورہ احسن طریقے سے مریضوں کو طبی سہولیات بہم پہنچا رہا ہے۔ مذکورہ طبی سنٹر پر ڈاکٹرز کی منظور شدہ دونوں اسامیاں پُر ہیں جبکہ لیڈی ڈاکٹر کی خالی اسامی کو بھی جلد ہی ایڈہاک پر بھرتی کے ذریعے پُر کر کے لیڈی ڈاکٹر کی تعیناتی کے مسئلے کو بھی حل کر دیا جائے گا۔ اس کے علاوہ ضروری ادویات بھی ہر وقت موجود ہوتی ہیں۔

لاہور: کنٹرولر نرسنگ ایگزامینیشن بورڈ پنجاب کے ملازمین کو ریگولر کرنے کی تفصیلات

*1363: محترمہ فائزہ احمد ملک: کیا وزیر صحت ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) کیا یہ درست ہے کہ سابقہ کنٹرولر نرسنگ ایگزامینیشن بورڈ پنجاب لاہور نے اپنے لیٹر نمبر NEB/5330/38 مورخہ 17۔اکتوبر 2009 کے تحت اس بورڈ میں کنٹریکٹ پر کام کرنے والے ملازمین کو کنفرم کرنے کے احکامات جاری کئے تھے؟

(ب) کیا یہ بھی درست ہے کہ موجودہ کنٹرولر بورڈ ہذا نے ان احکامات کو ماننے سے انکار کر دیا ہے اور ان ملازمین کو دوبارہ کنٹریکٹ پر بھرتی تصور کیا جا رہا ہے؟

(ج) اگر جز(ب) کا جواب اثبات میں ہے تو کیا سابقہ کنٹرولر بورڈ ہذا نے احکامات غلط جاری کئے تھے؟

(د) کیا حکومت ان ملازمین کو مستقل کرنے کا ارادہ رکھتی ہے اگر نہیں تو اس کی وجوہات کیا ہیں؟

وزیر اعلیٰ (میاں محمد شہباز شریف):

(الف) جی ہاں! یہ درست ہے کہ سابقہ کنٹرولر نرسنگ ایگزامینیشن بورڈ پنجاب لاہور نے اپنے لیٹر نمبر NEB/5330/38 مورخہ 19۔اکتوبر 2009 کے تحت بورڈ میں کنٹریکٹ پر کام کرنے والے چھ ملازمین کو، حکومت پنجاب کے نوٹیفکیشن نمبر /DS(O&M)5-3 Contract(MF)/2004 مورخہ 14۔اکتوبر 2009 کے تحت کنفرم کرنے کے احکامات جاری کئے تھے۔ نوٹیفکیشن اور آرڈرز کی کاپیاں Annex-A ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہیں۔

(ب) جی ہاں! کیونکہ سابقہ کنٹرولر نے پالیسی کو صحیح طریقے سے follow نہیں کیا تھا اس لئے رولز کے مطابق مذکورہ ملازمین ریگولر نہ ہو سکے اور ان کو کنٹریکٹ پر بھرتی ہی تصور کیا جا رہا ہے۔

(ج) تفصیل جز(ب) میں درج ہے۔

(د) ان کو بھرتی کرنے کا کیس ایگزیکٹو کمیٹی کی میٹنگ میں مورخہ یکم جنوری 2015 کو رکھا گیا جس کی سربراہی سیکرٹری صحت نے کی تھی جس میں یہ فیصلہ کیا گیا کہ کنٹریکٹ پالیسی کے مطابق مذکورہ ملازمین کا کیس تیار کر کے محکمہ صحت کو بھیجا جائے تاکہ ان کو مستقل کیا جائے جس پر کام جاری ہے، جلد ہی ان کا کیس تیار کر کے محکمہ صحت حکومت پنجاب کو بھیج دیا جائے گا۔

ضلع قصور: پی پی۔181 میں بی ایچ یوز اور آر ایچ سیز کی تعداد و دیگر تفصیلات

*1595: شیخ علاؤالدین: کیا وزیر صحت ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) پی پی۔181 ضلع قصور میں کل کتنے بی ایچ یوز اور آر ایچ سیز ہیں اور کتنی یو سیز ایسی ہیں جن میں مذکورہ سنٹر نہ ہیں۔ اگر حکومت ان یو سیز میں یہ سنٹرز قائم کرنے کا ارادہ رکھتی ہے تو کب تک؟

(ب) کتنے سنٹر دو سالوں کے دوران سنٹرز میں کتنے کتنے فنڈز فراہم کئے گئے، سنٹر وار تفصیل سے آگاہ کریں؟

(ج) کتنے سنٹرز ایسے ہیں جن میں ڈاکٹرز نہ ہیں۔ یہاں پر ڈاکٹرز کب تک تعینات کر دیئے جائیں گے؟

(د) کیا یہ بھی درست ہے کہ ان میں مفت دوائیوں کی فراہمی بھی نہیں ہو رہی، اگر ہو رہی ہیں تو اس کی سنٹر وار تفصیل سے آگاہ کریں؟

وزیر اعلیٰ (میاں محمد شہباز شریف):

(الف) ضلع قصور میں ایک آر ایچ سی چھانگا مانگا کام کر رہا ہے جبکہ درج ذیل دس بی ایچ یوز ہیں:

-1	بی ایچ یو بھنگی کلاں	-2	بی ایچ یو چک نمبر18
-3	بی ایچ یو دیو سیال	-4	بی ایچ یو گہلاں ہتھار
-5	بی ایچ یو پھو کی	-6	بی ایچ یو ڈوبلیاں
-7	بی ایچ یو کوٹ سندس	-8	بی ایچ یو موجوکے
-9	بی ایچ یو منڈیکے	-10	بی ایچ یو کانڈور نگر

درج ذیل تین یونین کونسلز میں ابھی تک بی ایچ یوز نہ ہیں:

1-یو سی جمشیر کلاں 2- یو سی ملاں پور 3-یو سی سادھا

فنڈز کی دستیابی پر مذکورہ بالا یونین کونسلز میں بھی بی ایچ یوز بنا دیئے جائیں گے۔

(ب) مالی سال 12-2011اور 13-2012 میں مذکورہ بالا سنٹرز کو فراہم کئے گئے فنڈز کی سنٹر وار تفصیل Annex-A ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

(ج) جی نہیں! یہ درست نہ ہے بلکہ تمام سنٹرز پر ڈاکٹرز اور دیگر عملہ تعینات ہے۔ سنٹر وار تفصیل Annex-B ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

(د) جی نہیں! یہ بھی درست نہ ہے بلکہ تمام سنٹرز پر مفت ادویات کی بلا تعطل فراہمی جاری ہے۔ مفت فراہم کی جانے والی ادویات کی تفصیل Annex-C ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

ضلع قصور: ٹی ایچ کیو ہسپتال چونیاں اور پتوکی میں بیڈز کی تعداد و دیگر تفصیلات

*1596: شیخ علاؤالدین: کیا وزیر صحت از راہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) ٹی ایچ کیو ہسپتال چونیاں و پتوکی ضلع قصور کتنے بیڈز پر مشتمل ہیں اور ان میں ڈاکٹرز کی تعداد strength کے مطابق ہے اگر نہیں تو مطلوبہ تعداد کب تک پوری کر دی جائے گی؟

(ب) ان ہسپتالوں کو گزشتہ دو سالوں کے دوران کتنا کتنا بجٹ فراہم کیا گیا، وہ کن کن مدات میں استعمال ہوا اور کتنا مریضوں کے علاج معالجہ پر خرچ ہوا؟

(ج) ان ہسپتالوں کی کون کون سی طبی مشینری کب سے بند پڑی ہے اور کیوں؟

(د) ان ہسپتالوں کے لئے گزشتہ پانچ سالوں کے دوران کون کون سی نئی طبی مشینری خرید کی گئی اور اس پر کتنے اخراجات ہوئے اور اب یہ مشینری چالو حالت میں ہے؟

وزیر اعلیٰ (میاں محمد شہباز شریف):

(الف) ٹی ایچ کیو ہسپتال چونیاں 40 جبکہ ڈی ایچ کیو ہسپتال پتوکی 60 بیڈز پر مشتمل ہیں۔ مذکورہ دونوں ہسپتالوں میں ڈاکٹرز کی منظور شدہ، پُر اور خالی اسامیوں کی تفصیل Annex-A ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

خالی اسامیوں کو پُر کرنے کے لئے حکومت پنجاب محکمہ صحت نے ہر ضلع میں ڈی سی او کی سربراہی میں ریکروٹمنٹ کمیٹی تشکیل دی ہے جو کہ ڈاکٹرز کی خالی اسامیوں کو ایڈہاک پر جلد از جلد پُر کرنے کے لئے کوشاں ہیں اور ایسے تمام MOs اور WMOs جن کے پاس متعلقہ

specialty میں مطلوبہ ڈگری ہوتی ہے کو اگلے گریڈ میں ترقی دے کر specialist ڈاکٹروں کی خالی اسامیوں کو پُر کیا جا رہا ہے۔

نرسز کی خالی اسامیوں کو پُر کرنے کے لئے محکمہ صحت حکومت پنجاب مستقل بنیادوں پر PPSC کے ذریعے 1450 نرسز کی بھرتی کر رہا ہے جن کے انٹرویوز PPSC میں ہو رہے ہیں۔ کامیاب امیدواروں کی سفارشات PPSC کی طرف سے موصول ہونے پر نرسز کی خالی اسامیوں کو پُر کر دیا جائے گا۔

(ب) ٹی ایچ کیو ہسپتال چونیاں کو مالی سال 13-2012 میں 4 کروڑ 71 لاکھ 92 ہزار روپے جبکہ مالی سال 14-2013 میں 5 کروڑ 44 لاکھ 76 ہزار روپے کا بجٹ فراہم کیا گیا۔ اخراجات کی تفصیل Annex-B ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

ٹی ایچ کیو ہسپتال قصور کو مالی سال 13-2012 میں 2 کروڑ 10 لاکھ ایک ہزار روپے جبکہ مالی سال 14-2013 میں 4 کروڑ 89 لاکھ 25 ہزار روپے کا بجٹ فراہم کیا گیا۔ اخراجات کی تفصیل Annex-C ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

(ج) ٹی ایچ کیو ہسپتال پتوکی میں کوئی بھی طبی مشینری خراب نہ ہے بلکہ تمام طبی مشینیں ٹھیک طرح سے کام کر رہی ہیں۔

ٹی ایچ کیو ہسپتال چونیاں میں ایک عدد الٹرا ساؤنڈ مشین خراب ہے جبکہ دوسری تمام طبی مشینیں ٹھیک طرح سے کام کر رہی ہیں۔

(د) گزشتہ پانچ سالوں کے دوران فراہم کی گئی نئی طبی مشینری تفصیل Annex-D ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے تمام مشینری ٹھیک حالت میں کام کر رہی ہے۔

لاہور: سروسز ہسپتال میں سرجیکل سپیشل یونٹ کی بحالی کی تفصیلات

*1646: سردار وقاص حسن موکل: کیا وزیر صحت از راہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) کیا یہ درست ہے کہ سروسز ہسپتال لاہور میں سرکاری ملازمین کے لئے سپیشل گائنی یونٹ، سرجیکل سپیشل یونٹ، میڈیکل سپیشل یونٹ قائم کئے گئے تھے؟

(ب) کیا یہ بھی درست ہے کہ کچھ عرصہ پہلے سرجیکل سپیشل یونٹ کا ہیڈ پروفیسر ریٹائرڈ ہو گیا اور ہسپتال انتظامیہ نے اس یونٹ کے لئے نیا ہیڈ تعینات کرنے کی بجائے سرجیکل سپیشل یونٹ کو سرے سے ختم کر دیا؟

(ج) کیا حکومت سرکاری ملازمین کی آسانی کے لئے سرجیکل سپیشل یونٹ کو بحال کرنے کا ارادہ رکھتی ہے اگر ہاں تو کب تک؟

وزیراعلیٰ (میاں محمد شہباز شریف):

(الف) جی ہاں! درست ہے۔

(ب) یہ درست ہے کہ کچھ عرصہ پہلے سرجیکل سپیشل یونٹ کا ہیڈ ریٹائرڈ ہوگیا تھا اور گورنمنٹ نے اس کی جگہ چیف کنسلٹنٹ سرجن کو تعینات نہ کیا جس کی وجہ سے ہسپتال انتظامیہ نے سرجیکل یونٹ کو وقتی طور پر سرجیکل یونٹ نمبر3 میں ضم کر دیا۔ اب گورنمنٹ نے ڈاکٹر ثمینہ کھوکھر کو چیف کنسلٹنٹ سرجن تعینات کر دیا ہے اس کے ساتھ ہی سرجیکل سپیشل یونٹ فعال ہوگیا ہے۔

(ج) جیسا کہ جز(ب) میں بیان کیا گیا ہے کہ اس وقت سرجیکل یونٹ کام کر رہا ہے۔

لاہور: گنگارام ہسپتال دوران زچگی اموات میں اضافہ کی تفصیلات

*1691: ڈاکٹر محمد افضل: کیا وزیر صحت ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) کیا یہ درست ہے کہ گنگارام ہسپتال لاہور میں دوران زچگی اموات میں اضافہ ہو رہا ہے جس کی وجہ سے حاملہ خواتین کو بروقت رپورٹ کرنے کے باوجود خواہ مخواہ انتظار کروایا جاتا اور ڈلیوری پروسیس بروقت نہ شروع کرنا ہے؟

(ب) کیا یہ بھی درست ہے کہ مذکورہ بالا حقائق کی بناء پر گنگارام ہسپتال میں intrauterine اموات میں مسلسل اضافہ ہو رہا ہے اور متعلقہ سٹاف کی کوتاہیوں کو دبا دیا جاتا ہے، تفصیلات سے ایوان کو آگاہ کیا جائے؟

وزیراعلیٰ (میاں محمد شہباز شریف):

(الف) سرگنگارام ہسپتال میں روزانہ 200 سے 300 خواتین کا ایمرجنسی میں 600 خواتین کا آؤٹ ڈور میں اور 400 سے 500 خواتین کا ان ڈور میں مفت علاج کیا جاتا ہے جو کہ اس وقت لاہور کے تمام ہسپتالوں بشمول لیڈی ولنگڈن ہسپتال سے زیادہ ہے جبکہ 50 سے 80 تک بچوں کی پیدائش روزانہ ہسپتال کی ایمرجنسی اور لیبر روم ڈیپارٹمنٹ میں ہوتی ہے جن میں نارمل ڈلیوری اور آپریشن شامل ہیں، اتنی زیادہ تعداد میں مریضوں کے آنے کے باوجود

مریضوں کو علاج کی بہترین سہولتیں میسر ہیں اور یہ تاثر غلط ہے کے دوران سرجری اموات میں اضافہ ہو رہا ہے۔

(ب) Intrauterineاموات میں اضافہ کے سلسلہ میں ایک انکوائری کمیٹی تشکیل دی گئی تھی جس کی رپورٹAnnex-Aایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے اور یہ تاثر بھی غلط ہے intrauterineاموات میں اضافہ ہو رہا ہے۔

پنجاب کے شہروں اور دیہی علاقوں میں عطائی حکیموں اور ڈاکٹرز کے خلاف کارروائی

*1693: **سردار وقاص حسن موکل**: کیا وزیر صحت از راہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) کیا یہ درست ہے کہ پنجاب کے شہروں اور خصوصاً دیہی علاقوں میں عطائی حکیم اور ڈاکٹر کھلے عام اپنا کاروبار چلا رہے ہیں جو نہ صرف بیماریوں میں اضافے کا باعث بن رہے ہیں بلکہ پیسوں کے لالچ میں انجان مریضوں کی اموات کا باعث بن رہے ہیں؟

(ب) کیا محکمہ ان عطائی حکیموں اور ڈاکٹرز کے خلاف کوئی گرینڈ آپریشن مستقل بنیادوں پر کرنے کا ارادہ رکھتا ہے؟

وزیر اعلیٰ (میاں محمد شہباز شریف):

(الف) صوبہ بھر میں صرف مستند ڈاکٹر اور مستند حکیم ہی پریکٹس کرنے کا مجاز ہے۔ پنجاب کے مختلف شہروں میں جعلی حکیم اور عطائی ڈاکٹر چوری چھپے شام کے اوقات میں غیر قانونی پریکٹس کرتے ہیں۔ محکمہ صحت پنجاب کی ٹیمیں یونانی، انگریزی اور ہومیو ادویات کا غیر قانونی استعمال اور کاروبار کرنے والوں کی مسلسل چیکنگ کرتی ہیں اور قانون کی خلاف ورزی کرنے والوں کے خلاف قانون کے مطابق سخت کارروائی کرتی ہیں۔

(ب) عطائی ڈاکٹروں کے خلاف ایکٹ، میڈیکل ڈگری آرڈیننس، ایلوپیتھک آرڈیننس اور ڈرگز ایکٹ 1976 کے تحت ضلعی افسران صحت، ڈی او ایچ اور ڈرگ انسپکٹر کو عطائیوں کے خلاف قانونی کارروائی کرنے کا اختیار حاصل ہے۔ عطائیت کے خلاف کوششوں کو مزید مؤثر بنانے کے لئے حکومت پنجاب نے پنجاب ہیلتھ کیئر کمیشن ایکٹ 2010 تشکیل دیا ہے۔ جس کے

تحت عطائی ڈاکٹروں کا قلع قمع کرنے کا خصوصی اختیار ان کے مجاز افسران کو دیا گیا ہے۔ محکمہ صحت پنجاب عطائیت اور جعلی حکیموں کے خلاف بھرپور اور مؤثر کارروائی کر رہا ہے۔

لاہور: آر ایچ سیز کی تعداد و دیگر تفصیلات

*1717: ڈاکٹر نوشین حامد: کیا وزیر صحت از راہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) لاہور میں کتنے آر ایچ سیز کہاں کہاں واقع ہیں؟

(ب) ان آر ایچ سیز کو پچھلے دو سالوں کے دوران کتنی مالیت کی ادویات فراہم کی گئیں؟

(ج) ان آر ایچ سیز کے انچارج ڈاکٹر ز صاحبان کے نام، عہدہ، گریڈ، تعلیمی قابلیت اور پتاجات بیان کریں؟

(د) ان آر ایچ سیز میں تعینات ڈاکٹرز اور ایس ایم او کو کوئی خصوصی الاؤنس ملتا ہے تو ماہانہ کتنا دیا جاتا ہے؟

(ہ) یہ خصوصی الاؤنس کن شرائط پر فراہم کیا جاتا ہے؟

(و) ان خصوصی الاؤنس کی منظوری کون سی اتھارٹی دیتی ہے؟

وزیر اعلیٰ (میاں محمد شہباز شریف):

(الف) لاہور میں کل چھ آر ایچ سیز ہیں۔

نمبر شمار	نام آر ایچ سی	ایڈریس	ٹاؤن
1-	آر ایچ سی کاہنہ	کاہنہ	نشتر ٹاؤن
2-	آر ایچ سی چوہنگ	چوہنگ	چوہنگ علامہ ٹاؤن
3-	آر ایچ سی رائیونڈ	رائیونڈ	علامہ اقبال ٹاؤن
4-	آر ایچ سی مانگا منڈی	مانگا منڈی	علامہ اقبال ٹاؤن
5-	آر ایچ سی برکی روڈ	برکی روڈ	واہگہ ٹاؤن
6-	آر ایچ سی اعوان ڈھائی والا گاؤں	اعوان ڈھائی والا گاؤں	واہگہ ٹاؤن

(ب) مذکورہ عرصہ کے دوران فراہم کی جانے والی ادویات کی مالیت کی تفصیل درج ذیل ہے:

نام آر ایچ سی	سال	مالیت ادویات
آر ایچ سی کاہنہ	2012-13	8لاکھ 50ہزار روپے
---	2013-14	8لاکھ روپے
آر ایچ سی چوہنگ	2012-13	9لاکھ 63ہزار روپے
---	2013-14	11لاکھ 7ہزار روپے
آر ایچ سی رائیونڈ	2012-13	10لاکھ 94ہزار 5سو 48روپے

---	2013-14	13لاکھ19ہزار8سو19روپے
آر ایچ سی مانگا منڈی	2012-13	12لاکھ50ہزارروپے
---	2013-14	14لاکھ3ہزارروپے
آر ایچ سی اعوان ڈھائی والا گاؤں	2012-13	10لاکھ16ہزارروپے
---	2013-14	10لاکھ47ہزارروپے
آر ایچ سی برکی روڈ	2012-13	20لاکھ42ہزار3سو5روپے
	2013-14	15لاکھ40ہزارایک سو42روپے

(ج) مذکورہ آر ایچ سیز کے انچارج ڈاکٹرز صاحبان کے نام، عہدہ، گریڈ، تعلیمی قابلیت اور پتاجات کی تفصیل درج ذیل ہے:

نام ڈاکٹر	عہدہ/گریڈ	تعلیمی قابلیت	ایڈریس
ڈاکٹر خالد (آر ایچ سی رائیونڈ)	ایس ایم او(18)	MBBS	واپڈا ٹاؤن لاہور
ڈاکٹر اختر حسین (آر ایچ سی برکی)	ایس ایم او(18)	MBBS	آر ایچ سی برکی لاہور
ڈاکٹر جاوید (آر ایچ سی چوہنگ)	ایس ایم او(18)	MBBS	آر ایچ سی چوہنگ

آر ایچ سی اعوان ڈھائی، آر ایچ سی کاہنہ اور آر ایچ سی مانگا منڈی میں انچارج ڈاکٹر صاحبان کی اسامیاں خالی ہیں۔

(د) آر ایچ سیز میں تعینات ڈاکٹرز اور ایس ایم او کو کوئی خصوصی الاؤنس نہیں ملتا۔

(ہ) آر ایچ سیز میں تعینات ڈاکٹرز اور ایس ایم او کو کوئی خصوصی الاؤنس نہیں ملتا۔

(و) آر ایچ سیز میں تعینات ڈاکٹرز اور ایس ایم او کو کوئی خصوصی الاؤنس نہیں ملتا۔

لاہور: پی آئی سی میں پیرا میڈیکل سٹاف کو ریگولر کرنے کی تفصیلات

*1859: میاں محمد اسلم اقبال: کیا وزیر صحت از راہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) کیا یہ درست ہے کہ پنجاب انسٹیٹیوٹ آف کارڈیالوجی لاہور میں پیرا میڈکس کے سٹاف کو عرصہ دراز سے ریگولر نہیں کیا جا رہا؟

(ب) اگر جواب اثبات میں ہے تو حکومت کب تک اس سٹاف کو ریگولر کرنے کا ارادہ رکھتی ہے؟

وزیر اعلیٰ (میاں محمد شہباز شریف):

(الف) جی نہیں! یہ درست نہ ہے بلکہ پنجاب انسٹیٹیوٹ آف کارڈیالوجی لاہور میں کنٹریکٹ پر کام کرنے والے 170 پیرا میڈکل اور دوسرے سٹاف کو 2009 میں جبکہ 77 پیرا میڈیکل اور دوسرے عملہ کو 2015 میں ریگولر کیا گیا ہے۔

(ب) تفصیل جز(الف) میں درج ہے۔

لاہور: سرکاری ہسپتالوں میں مفت ادویات کی فراہمی کا طریق کار و دیگر تفصیلات

*1863(اے): میاں محمد اسلم اقبال: کیا وزیر صحت ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) لاہور کے سرکاری ہسپتالوں کے اندر کتنے فیصد لوگوں کو مفت ادویات دی جاتی ہیں اور ان کا کیا طریق کار ہے؟

(ب) 14-2013 ان تمام سرکاری ہسپتالوں کا علیحدہ علیحدہ صرف ادویات کا بجٹ کتنا کتنا رکھا گیا ہے۔

(ج) مذکورہ بالا عرصہ میں ان تمام سرکاری ہسپتالوں میں administrative expenses کتنے رکھے گئے ہیں۔

وزیر اعلیٰ (میاں محمد شہباز شریف):

(الف) حکومت پنجاب ایمر جنسی میں داخلہ تمام مریضوں کو مفت ادویات فراہم کرتی ہے۔اس کے علاوہ تمام غریب اور مستحق مریضوں کو ہسپتال میں موجود ادویات فراہم کی جاتی ہیں۔

(ب) لاہور کے سرکاری ہسپتالوں کی 14-2013 میں ادویات کے لئے فراہم کئے گئے بجٹ کی تفصیل درج ذیل ہے:

ڈینٹل ہسپتال لاہور	ایک کروڑ50لاکھ روپے
پیڈیاٹرک ہسپتال /انسٹیٹیوٹ لاہور نرسنگ سکول کم ہاسٹل	35کروڑ45لاکھ45ہزار روپے
لاہور جنرل ہسپتال لاہور	31کروڑ روپے
جناح ہسپتال لاہور	42کروڑ80لاکھ روپے
پی آئی سی لاہور	78کروڑ70لاکھ روپے
سر گنگارام ہسپتال لاہور	28کروڑ روپے
سروسز ہسپتال لاہور	51کروڑ50لاکھ روپے
میو ہسپتال لاہور	60کروڑ روپے
لیڈی ولنگڈن ہسپتال لاہور	7کروڑ50لاکھ روپے
لیڈی ایچی سن ہسپتال لاہور	3کروڑ25لاکھ روپے
پنجاب انسٹیٹیوٹ آف پریونٹو آپتھومالوجی آئی ہسپتال لاہور	6لاکھ روپے
شاہدرہ ہسپتال لاہور	11کروڑ82لاکھ8ہزار روپے
نواز شریف ہسپتال یکی گیٹ لاہور	9کروڑ80لاکھ روپے
کوٹ خواجہ سعید ہسپتال لاہور	7کروڑ روپے
سید مٹھا ہسپتال لاہور	3کروڑ80لاکھ روپے

(ج) لاہور کے سرکاری ہسپتالوں کے مذکورہ بالا عرصہ کے Administrative Expenses کی تفصیل درج ذیل ہے:

ڈینٹل ہسپتال لاہور	4کروڑ72لاکھ95ہزار روپے
پیڈیاٹرک ہسپتال /انسٹیٹیوٹ لاہور نرسنگ سکول کم ہاسٹل	77کروڑ31لاکھ65ہزار روپے
لاہور جنرل ہسپتال لاہور	ایک ارب58کروڑ45لاکھ51ہزار روپے
جناح ہسپتال لاہور	ایک ارب53کروڑ66لاکھ28ہزار روپے
پی آئی سی لاہور	54کروڑ35لاکھ53ہزار روپے
سرگنگارام ہسپتال لاہور	87کروڑ60لاکھ96ہزار روپے
سروسز ہسپتال لاہور	ایک ارب67کروڑ38لاکھ72ہزار روپے
میو ہسپتال لاہور	ایک ارب88کروڑ62لاکھ57ہزار روپے
لیڈی ولنگڈن ہسپتال لاہور	26کروڑ87لاکھ57ہزار روپے
لیڈی ایچی سن ہسپتال لاہور	15کروڑ20لاکھ59ہزار روپے
پنجاب انسٹیٹیوٹ آف پریونٹو آپتھومالوجی آئی ہسپتال لاہور	7کروڑ98لاکھ6ہزار روپے
شاہدرہ ہسپتال لاہور	18کروڑ45لاکھ روپے
نواز شریف ہسپتال یکی گیٹ لاہور	21کروڑ30لاکھ90ہزار روپے
کوٹ خواجہ سعید ہسپتال لاہور	31کروڑ5لاکھ61ہزار روپے
سید مٹھا ہسپتال لاہور	13کروڑ41لاکھ93ہزار روپے

لاہور: سروسز ہسپتال میں نرسز کی کمی کی تفصیلات

*1923: ڈاکٹر نوشین حامد: کیا وزیر صحت از راہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) سروسز ہسپتال لاہور میں نرسنگ سٹاف کی تعداد کتنی ہے؟

(ب) کیا یہ درست ہے کہ سروسز ہسپتال میں نرسنگ کی تعداد بہت کم ہے جس کی وجہ سے مریضوں کی دیکھ بھال میں مشکلات پیش آرہی ہیں؟

(ج) کیا حکومت مذکورہ مسئلہ کو حل کرنے کے لئے نرسز کی بھرتی کا ارادہ رکھتی ہے؟

وزیر اعلیٰ (میاں محمد شہباز شریف):

(الف) سروسز ہسپتال لاہور میں نرسنگ سٹاف کی کل تعداد615 ہے جن کی تفصیل درج ہے:

چیف نرسنگ سپرنٹنڈنٹ	01
نرسنگ سپرنٹنڈنٹ	01
ہیڈ نرسز	42
سٹاف نرسز	571
کل تعداد	615

(ب) جی نہیں! اگرچہ مذکورہ ہسپتال میں نرسنگ سٹاف کی کمی ہے تاہم اس کے باوجود مریضوں کی دیکھ بھال میں کوئی سقم نہ چھوڑا جاتا ہے۔

محکمہ صحت پنجاب نے صوبہ بھر کے ہسپتالوں میں نرسنگ سٹاف کی کمی کو پورا کرنے کے لئے 1450 نرسز کو PPSC کے ذریعے مستقل بنیادوں پر بھرتی کرنے کے لئے ریکوزیشن بھیجی ہوئی ہے جس پر بھرتی کا عمل PPSC میں جاری ہے اور نرسز کے انٹرویوز ہو رہے ہیں۔ جیسے ہی PPSC کی طرف سے کامیاب امیدواروں کی سفارشات موصول ہوں گی ان کی سروسز ہسپتال سمیت صوبہ کے دیگر ہسپتالوں میں لگا دیا جائے گا جس سے مریضوں کو مہیا کی جانے والی طبی سہولیات میں مزید بہتری آئے گی۔

(ج) جی ہاں! محکمہ صحت پنجاب نے صوبہ بھر کے ہسپتالوں میں نرسنگ سٹاف کی کمی کو پورا کرنے کے لئے 1450 نرسز کو PPSC کے ذریعے مستقل بنیادوں پر بھرتی کرنے کے لئے ریکوزیشن بھیجی ہوئی ہے جس پر بھرتی کا عمل PPSC میں جاری ہے اور نرسز کے انٹرویوز ہو رہے ہیں۔ جیسے ہی PPSC کی طرف سے کامیاب امیدواروں کی سفارشات موصول ہوں گی ان کو سروسز ہسپتال سمیت صوبہ کے دیگر ہسپتالوں میں لگا دیا جائے گا جس سے مریضوں کو مہیا کی جانے والی طبی سہولیات میں مزید بہتری آئے گی۔

ملتان: ای ڈی او (ہیلتھ) کی طرف سے ڈینگی اور خسرہ کی روک تھام کے لئے اٹھائے گئے اقدامات کی تفصیلات

*1928: حاجی جاوید اختر انصاری: کیا وزیر صحت ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) ای ڈی او (صحت) ملتان نے خسرہ اور ڈینگی کی روک تھام کے لئے جو اقدامات اٹھائے ان کی مکمل تفصیل سے ایوان کو آگاہ کریں؟

(ب) اس سلسلہ میں ای ڈی او نے ضلع ملتان کے ہسپتالوں میں کون کون سے خصوصی اقدامات کی ہدایات جاری کیں ان کی تفصیل ایوان کی میز پر رکھیں؟

(ج) خسرہ اور ڈینگی کی روک تھام کے لئے ای ڈی او نے کل کتنی ٹیمیں تشکیل دیں۔ ان ممبران کے نام وعہدہ، گریڈ کی علیحدہ علیحدہ تفصیل سے آگاہ کریں۔

(د) مذکورہ اٹھائے گئے اقدامات پر کتنے کتنے اخراجات کن کن مدات میں ہوئے مدوار تفصیل سے آگاہ کریں؟

وزیراعلیٰ (میاں محمد شہباز شریف):

(الف) ای ڈی او (صحت) ملتان نے خسرہ کی روک تھام کے لئے اقدامات کی تفصیل درج ذیل ہے:

ہر یونین کونسل کی سطح پر تربیتی ورکشاپ برائے ڈاکٹرز اور نیوٹریشن سپروائزرز، خسرہ مہم کے دوران یونین کونسل میں کام کرنے کے لئے ٹیکہ لگانے والے ماہر افراد (میڈیکل ٹیکنیشنز، ایل ایچ ویز، سی ڈی سی سپروائزرز، سینٹری انسپکٹر اور Mid Wives) کی تربیتی ورکشاپ کروائی گئی۔

خسرہ مہم کے دوران ٹیموں میں کام کرنے والے مددگار اور سماجی کارکنان کے لئے تربیتی ورکشاپ کروائی گئی۔

خسرہ اور ڈینگی مہم کی کامیابی اور لوگوں کی آگاہی کے لئے معلوماتی اور ترویجی سیمینارز ضلعی اور تحصیل کی سطح پر منعقد کروائے گئے۔

گورنمنٹ اور پرائیویٹ سکولوں کے سربراہان کے ساتھ معلوماتی اجلاس منعقد کئے گئے تاکہ مہم کے حوالے سے ان کے خدشات دور کئے جا سکیں اور سکولوں میں موجود دس سال سے چھوٹے بچوں کو خسرہ سے بچاؤ کے ٹیکے لگائے جا سکیں۔

این جی اوز کے ساتھ معلوماتی میٹنگ کی گئی۔

خسرہ اور ڈینگی مہم کے دوران عوام الناس کی معلومات کے لئے ٹی وی، ریڈیو اور اخبارات میں بھرپور آگاہی مہم چلائی گئی۔

ای ڈی او (صحت) ملتان کی جانب سے ڈینگی کی روک تھام کے لئے مذکورہ آفس میں ڈینگی کنٹرول روم قائم کیا گیا۔ ڈینگی سے بچاؤ کی احتیاطی تدابیر پر مشتمل پمفلٹس تقسیم کئے گئے، ٹائروں کی دکانوں، کباڑ خانوں، پولٹری فارمز، جنرل پبلک، دکانوں اور سکولوں وغیرہ کے مالکان کو ہیلتھ ایجوکیشن اور یہ سلسلہ 2015 میں بھی جاری رکھا جائے گا۔

(ب) خسرہ مہم کے دوران 117 مستقل ٹیمیں بی ایچ یوز، آر ایچ سیز اور ڈی ایچ کیوز میں خسرہ سے بچاؤ کے ٹیکوں کے لئے لگائی گئیں۔

خسرہ مہم کے دوران محکمہ صحت کے زیر اثر تمام ہسپتالوں کی ایمبولینسز کو خسرہ ویکسین کے ضمنی اثرات (AEFFI) کے لئے ہر دم تیار رہنے کو کہا گیا۔ اس کے علاوہ 1122 ایمر جنسی کی ایمبولینسز کو بھی تیار رہنے کو کہا گیا۔

محکمہ صحت کے ڈاکٹروں اور پیرا میڈیکل سٹاف کو بھی خسرہ ویکسین کے ضمنی اثرات سے بچاؤ کے لئے ہر دم تیار رہنے کو کہا گیا۔

ڈینگی سے بچاؤ کے لئے مذکورہ ہسپتالوں میں HDU بیڈز قائم کئے گئے۔

نشتر ہسپتال ملتان میں دس بیڈز پر مشتمل HDU کا قیام۔

سول ہسپتال ملتان میں چار بیڈز پر مشتمل HDU کا قیام۔

تمام تحصیل ہیڈ کوارٹرز ہسپتالوں میں چار بیڈز پر مشتمل HDU کا قیام۔

(ج) خسرہ سے بچاؤ کے لئے کل 614 ٹیمیں تشکیل دی گئیں جن میں سے 497 علاقوں میں کام کرنے کے لئے جبکہ 117 ٹیمیں مراکز صحت میں مستقل بنیادوں پر تشکیل دی گئیں۔

مذکورہ بالا 131 ٹیمیں میڈیکل آفیسرز (ڈاکٹرز اور نیوٹریشن سپر وائزرز) سکیل 17 سے 18 تک 614 ٹیکہ جات لگانے کے ماہر افراد (میڈیکل ٹیکنیشنز، ڈسپنسرز، لیڈی ہیلتھ وزیٹرز، سی ڈی سی سپر وائزرز، سینٹری انسپکٹرز اور مڈوایوز) سکیل 6 سے 16 تک، 731 ٹیم مددگار افراد (لیڈی سپر وائزرز، لیڈی ہیلتھ ورکرز، لیڈی سینٹری پٹرولز، پبلک ہیلتھ ورکرز اور سینٹری پٹرولز) سکیل 4 سے 6 تک کے، 994 سماجی کارکنان (لیڈی ہیلتھ ورکرز، لیڈی سینٹری پٹرولز اور رضاکاروں) پر مشتمل تھیں۔

ڈینگی کی روک تھام کے لئے ہر یونین کونسل میں ایک پبلک ہیلتھ ورکر اور دو لیڈی سینٹری پٹرول پر مشتمل 54 ان ڈور ٹیمیں، ہر یونین کونسل میں ایک پبلک ہیلتھ ورکر اور دو میل سینٹری پٹرول پر مشتمل بیرونی 54 ٹیمیں (شہری) اور ہر یونین کونسل میں ایک ڈی سی سپر وائزر 65 بیرونی ٹیمیں تشکیل دی گئیں۔ اس طرح کل 173 ٹیمیں ڈینگی کی روک تھام کے لئے تشکیل دی گئیں۔ ڈینگی کی روک تھام کے لئے ان ڈور اور بیرونی وکٹر سرویلنس کی منصوبہ بندی کی تفصیل Annex-A ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

(د) خسرہ مہم 9-فروری 2015 تک جاری رہے گی، جس میں آنے والے تمام اخراجات کا تخمینہ لگایا جائے گا اور ان اخراجات کا بجٹ این جی اوز WHO اور UNICEF بذریعہ ڈائریکٹر ہیلتھ سروسز ای پی آئی پنجاب مہیا کرے گی۔

ڈینگی کی روک تھام کے لئے صوبائی حکومت کی طرف سے لاگت سنٹر ایم این 4535 کے تحت 53.86 ملین روپے کا بجٹ فراہم کیا گیا۔ غیر تنخواہ اخراجات محکمہ صحت کے ضلعی بجٹ سے پورے کئے جا رہے ہیں۔

ای ڈی او (ہیلتھ) ملتان: ملازمین کی تعداد و دیگر تفصیلات

*1933: حاجی جاوید اختر انصاری: کیا وزیر صحت از راہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) ای ڈی او آفس صحت ملتان میں کس کس گریڈ کے کتنے ملازمین کام کر رہے ہیں؟

(ب) مذکورہ دفتر کو پچھلے سالوں کے دوران کتنا کتنا بجٹ فراہم کیا گیا۔ سال وار تفصیل سے ایوان کو آگاہ کریں؟

(ج) مذکورہ فنڈز کن کن مدات میں خرچ ہوئے۔ علیحدہ علیحدہ مد وار مع سال وار تفصیل سے ایوان کو آگاہ کریں؟

(د) کتنے فنڈز ملازمین کی تنخواہوں اور ٹی اے / ڈی اے پر خرچ ہوئے؟

وزیر اعلیٰ (میاں محمد شہباز شریف):

(الف) ای ڈی او (صحت) ملتان کے دفتر میں گریڈ 20 سے گریڈ 22 تک کے 51 ملازمین کام کر رہے ہیں۔ تفصیل Annex-A ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

(ب) مذکورہ دفتر کو پچھلے سالوں میں فراہم کئے گئے فنڈز کی سال وار تفصیل درج ذیل ہے:

2009-10	1 کروڑ 94 لاکھ 73 ہزار 27 روپے
2010-11	2 کروڑ 66 لاکھ 23 ہزار 220 روپے
2011-12	2 کروڑ 89 لاکھ 42 ہزار روپے
2012-13	2 کروڑ 89 لاکھ 92 ہزار 509 روپے
2013-14	2 کروڑ 61 لاکھ 20 ہزار 303 روپے

(ج) مذکورہ عرصہ کے سال وار اخراجات کی مد وار تفصیل Annex-B ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

(د) مذکورہ ادارہ میں ملازمین کی تنخواہ اور ٹی اے / ڈی اے پر ہونے والے اخراجات کی سال وار تفصیل درج ذیل ہے:

مالی سال	تنخواہیں	ٹی اے / ڈی اے
2009-10	1کروڑ16لاکھ96ہزار302روپے	2لاکھ62ہزار837روپے
2010-11	1کروڑ20لاکھ53ہزارروپے	2لاکھ50ہزار333روپے
2011-12	1کروڑ48لاکھ94ہزار793روپے	2لاکھ61ہزار520روپے
2012-13	1کروڑ79لاکھ25ہزار951روپے	3لاکھ67ہزار66روپے
2013-14	1کروڑ75لاکھ44ہزار943روپے	3لاکھ37ہزار691روپے

ضلع جھنگ: لیڈی ہیلتھ ورکرز کی تعداد و دیگر تفصیلات

*1953: مہر خالد محمود سرگانہ: کیا وزیر صحت ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) ضلع جھنگ میں اس وقت کل کتنی لیڈی ہیلتھ ورکرز کام کر رہی ہیں؟

(ب) پچھلے پانچ سالوں کے دوران مذکورہ ضلع میں کتنی نئی ہیلتھ ورکرز کو بھرتی کیا گیا؟

(ج) مذکورہ عرصہ میں لیڈی ہیلتھ ورکرز نے اپنا کتنا ٹارگٹ حاصل کیا۔ سال وار تفصیل بیان کی جائے؟

(د) مذکورہ عرصہ کے دوران ان لیڈی ہیلتھ ورکرز کی تنخواہوں پر کتنے اخراجات ہوئے، سال وار تفصیل بیان کی جائے؟

وزیر اعلیٰ (میاں محمد شہباز شریف):

(الف) ضلع جھنگ میں اس وقت کل 1329 لیڈی ہیلتھ ورکرز تعینات ہیں۔

(ب) پچھلے پانچ سالوں کے دوران کوئی بھی لیڈی ہیلتھ ورکر بھرتی نہیں کی گئی۔

(ج) مذکورہ عرصہ کے دوران ہیلتھ ورکرز کی طرف سے حاصل کئے گئے ٹارگٹ کی تفصیل Annex-A ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

(د) مذکورہ عرصہ کے دوران ان لیڈی ہیلتھ ورکرز کی تنخواہوں پر آنے والے اخراجات کی سال وار تفصیل درج ذیل ہے:

سال	تنخواہوں کی رقم
2009	11کروڑ34لاکھ روپے
2010	11کروڑ34لاکھ روپے
2011	12کروڑ82لاکھ56ہزار روپے
2012	12کروڑ82لاکھ56ہزار روپے
2013	12کروڑ82لاکھ56ہزار روپے

ضلع جھنگ: ہسپتالوں کی تعداد و دیگر تفصیلات

*1954: مہر خالد محمود سرگانہ: کیا وزیر صحت از راہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) ضلع جھنگ میں کل کتنے ہسپتال کام کر رہے ہیں؟

(ب) ان ہسپتالوں میں کون کون سی طبی مشینری ہے؟

(ج) ان ہسپتالوں میں مریضوں کے ٹیسٹ کرنے کے لئے کون کون سی مشینری ہے؟

(د) ان ہسپتالوں میں کون کون سی طبی مشینری کی ضرورت ہے اور یہ کب تک خرید لی جائے گی۔

(ہ) موجودہ مشینری میں کون کون سی مشین کب سے بند پڑی ہے۔اس کی بندش کی وجوہات کیا ہیں اور یہ کب تک ٹھیک کروادی جائے گی؟

وزیر اعلیٰ (میاں محمد شہباز شریف):

(الف) ضلع جھنگ میں کل 109 ہسپتال ہیں۔

ڈسٹرکٹ ہیڈ کوارٹر ہسپتال (01)، تحصیل ہیڈ کوارٹر ہسپتال (02)، گورنمنٹ سٹی ہسپتال (01)، دیہی مراکز صحت (09)، بنیادی مراکز صحت (58)، گورنمنٹ رورل ڈسپنسری (32) اور ایم سی ایچ سنٹر (06)

(ب) ڈسٹرکٹ ہیڈ کوارٹر ہسپتال: سٹی سکین مشین، الٹراساؤنڈ مشین، ایکسرے مشین، ای سی جی مشین، ڈائیلسز مشین، انستھیزیا مشین، ڈینٹل یونٹ، فزیو تھراپی مشین، فیکو مشین۔

تحصیل ہیڈ کوارٹر ہسپتال شورکوٹ: ایکسرے مشین، انستھیزیا مشین، مائکرو ویو اوون، انکیوبیٹر برائے سکشن اپریٹس، آٹو کلیو مشین، سلٹ لیمپ، الٹراسونوگرافی مشین، ویٹ سکیل، فوٹو تھراپی یونٹ۔

تحصیل ہیڈ کوارٹر ہسپتال احمد پور سیال: ایکسرے مشین، الٹراساؤنڈ مشین، ڈینٹل ایکسرے یونٹ، ڈینٹل یونٹ، آٹو کلیو، سکر مشین، ہاٹ ائر اوون۔

گورنمنٹ سٹی ہسپتال: ایکسرے مشین، ای سی جی مشین، آٹو کلیو، سکر مشین، سنٹریفیوج مشین، مائیکروسکوپ، فریج۔

دیہی مراکز صحت: مائیکروسکوپ، سنٹریفیوج مشین، آٹو کلیو، ہاٹ ائر اوون، ایکسرے مشین، الٹراساؤنڈ مشین، نیولائزر، ڈینٹل یونٹ۔

بنیادی مراکز صحت: سٹیرلائیزر، فریج۔

(ج) ڈسٹرکٹ ہیڈ کوارٹر ہسپتال: خودکار ہیماٹالوجی انالائیزر، کیمسٹری انالائیزر، الیکٹرولائٹ انالائیزر، سیمی آٹومیٹڈ کیمسٹری انالائیزر، الائیزہ ریڈر۔

تحصیل ہیڈ کوارٹر ہسپتال شور کوٹ: مائیکروسکوپ، کیمسٹری انالائیزر، مائیکروویواوون، فریج، خودکار انالائیزر۔

تحصیل ہیڈ کوارٹر ہسپتال احمد پور سیال: مائیکروسکوپ، کیمسٹری انالائیزر، مائیکروویواوون، فریج۔

گورنمنٹ سٹی ہسپتال: مائیکروسکوپ، سپیکٹر فوٹو میٹر۔

دیہی مراکز صحت: مائیکروسکوپ، کیمسٹری انالائیزر۔

(د) ڈسٹرکٹ ہیڈ کوارٹر ہسپتال: ڈائیلسز مشین۔

تحصیل ہیڈ کوارٹر ہسپتال شور کوٹ: ای سی جی مشین، سکشن اپریٹس، آکسیجن فلو میٹر، نیبولائیزر، لیبر نجوسکوپ، پلس آکسیمیٹر، کارڈیک مانیٹر، ریڈیئنٹ وارمر برائے نیو برن۔

تحصیل ہیڈ کوارٹر ہسپتال احمد پور سیال: ایکسرے مشین، ڈینٹل ایکسرے یونٹ۔

گورنمنٹ سٹی ہسپتال: ای سی جی مشین، الٹراساونڈ مشین، آٹو کلیو بڑی، سکر مشین، سنٹریفیوج مشین، ڈیپ فریزر، ایمبو بیگ، کیلوری میٹر۔

دیہی مراکز صحت: ای سی جی مشین، مائیکرو ویب، کیلوری میٹر۔

چونکہ DHQ, THQ, RHCs اور BHUs ضلعی حکومتوں کو devolved ہیں اس لئے ان کی گرانٹس برائے مرمت طبی مشینری اور دیگر گرانٹس بھی ضلعی حکومتوں کو ہی جاتی ہیں اس لئے مشینری کی مرمت کا کام ضلعی حکومتیں کرواتی ہیں اور ان کی ذمہ داری ہے۔

(ہ) ڈسٹرکٹ ہیڈ کوارٹر ہسپتال: تمام مشینری قابل استعمال ہے۔

تحصیل ہیڈ کوارٹر ہسپتال شور کوٹ: تمام مشینری قابل استعمال ہے۔

تحصیل ہیڈ کوارٹر ہسپتال احمد پور سیال: ایکسرے مشین دو ماہ سے خراب ہے جو کہ ایک ماہ کے اندر ٹھیک کروالی جائے گی۔

گورنمنٹ سٹی ہسپتال: مائیکروسکوپ، ای سی جی مشین، سکر مشین، آٹو کلیو عرصہ ایک سال سے خراب ہے۔

دیہی مراکز صحت: تمام مشینری قابل استعمال ہے۔

چونکہ DHQ,THQ,RHCsاور BHUs ضلعی حکومتوں میں devolved ہیں اس لئے ان کی گرانٹس برائے مرمت طبی مشینری اور دیگر گرانٹس بھی ضلعی حکومتوں کو ہی جاتی ہیں اس لئے مشینری کی مرمت کا کام ضلعی حکومتیں کرواتی ہیں اور ان کی ذمہ داری ہے۔

ضلع فیصل آباد: سرکاری ہسپتالوں کی تعداد و دیگر تفصیلات

*1970: میاں طاہر: کیا وزیر صحت از راہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:۔

(الف) ضلع فیصل آباد میں کل کتنے سرکاری ہسپتال ہیں۔

(ب) یہ کتنے کتنے بیڈز پر مشتمل ہیں اور ان میں ڈاکٹرز و نرسز کی کل کتنی اسامیاں کب سے خالی ہیں؟

(ج) کیا حکومت مذکورہ خالی اسامیوں کو پُر کرنے کا ارادہ رکھتی ہیں؟

(د) ان ہسپتالوں میں 2011-12 اور 2012-13 کے دوران کتنی رقم فراہم کی گئی؟

(ہ) مذکورہ رقم سے کون کون سی طبی مشینری خریدی گئی اور کتنی رقم ملازمین کے ٹی اے / ڈی اے، پٹرول و ٹیلیفون پر خرچ ہوئی۔

وزیر اعلیٰ (میاں محمد شہباز شریف):

(الف) ضلع فیصل آباد کل 229 چھوٹے بڑے سرکاری ہسپتال مریضوں کو صحت کی سہولیات فراہم کر رہے ہیں، تفصیل درج ذیل ہے:

168 بی ایچ یوز، 93 ڈسپنسریاں، 12 ایم سی ایچ سنٹرز، 1 نرسنگ سکول،

12 رورل ہیلتھ سنٹرز، 7 ٹیچنگ ہسپتال، تحصیل ہیڈ کوارٹرز۔

(ب) فیصل آباد میں کام کرنے والے سرکاری ہسپتالوں میں بیڈز کی کل تعداد 4366 ہے۔

مذکورہ بالا سرکاری ہسپتالوں میں ڈاکٹرز کی کل 1730 اور نرسز کی 1348 اسامیاں منظور شدہ ہیں جن میں سے ڈاکٹرز کی 1098 اور نرسز کی 1169 اسامیاں پر جبکہ ڈاکٹرز کی 632 اور نرسز 179 کی اسامیاں خالی ہیں۔ یہ اسامیاں ڈاکٹرز و نرسز کی ٹرانسفر، پروموشن، ریٹائرمنٹ اور مطلوبہ امیدواروں کی عدم دستیابی کی وجہ سے وقتاً فوقتاً خالی ہوتی رہتی ہیں۔

(ج) جی ہاں! حکومت پنجاب خالی اسامیوں کو پُر کرنے کے لئے کوشاں ہے اور ایڈہاک کے ذریعے ضلعی انتظامیہ اور ٹیچنگ ہسپتالوں کے سربراہان ڈاکٹرز کی خالی اسامیوں کو جلد از جلد پُر کرنے کے لئے کوشاں ہیں اور ایسے تمام MOs اور WMOs جن کے پاس متعلقہ

speciality میں مطلوبہ ڈگری ہوتی ہے اس کو اگلے گریڈ میں ترقی دے کر سپیشلسٹ ڈاکٹروں کی خالی اسامیوں کو پُر کیا جارہا ہے۔

نرسز کی خالی اسامیوں کو پُر کرنے کے لئے 1450 نرسز کو محکمہ صحت حکومت پنجاب مستقل بنیادوں پر PPSC کے ذریعے بھرتی کر رہا ہے جن کے انٹرویوز PPSC میں ہو رہے ہیں۔ کامیاب امیدواروں کی سفارشات PPSC کی طرف سے موصول ہونے پر نرسز کی خالی اسامیوں کو پُر کر دیا جائے گا۔

(د) مذکورہ عرصہ کے دوران فراہم کی گئی رقم ہسپتال وار تفصیل Annex-A ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

(ہ) طبی مشینری کی تفصیل اور اس پر خرچ ہونے والی رقم بشمول ٹی اے / ڈی اے اور پٹرول و ٹیلیفون پر خرچ ہونے والی رقم کی تفصیل Annex-B ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

ضلع لاہور: سرکاری ہسپتالوں میں بیڈز کی تعداد و دیگر تفصیلات

*1974: محترمہ فائزہ احمد ملک: کیا وزیر صحت از راہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) ضلع لاہور میں کل کتنے سرکاری ہسپتال ہیں۔

(ب) یہ کتنے کتنے بیڈز پر مشتمل ہیں اور ان میں ڈاکٹرز و نرسز کی کتنی اسامیاں کب سے خالی ہیں؟

(ج) کیا حکومت مذکورہ خالی اسامیوں کو پُر کرنے کا ارادہ رکھتی ہیں؟

(د) ان ہسپتالوں میں 12-2011 اور 13-2012 کے دوران کتنی رقم فراہم کی گئی؟

(ہ) مذکورہ رقم سے کون کون سی طبی مشینری خریدی گئی اور کتنی رقم ملازمین کے ٹی اے / ڈی اے، پٹرول و ٹیلیفون پر خرچ ہوئی۔

وزیر اعلیٰ (میاں محمد شہباز شریف):

(الف) ضلع لاہور میں کل 255 سرکاری ہسپتال مریضوں کو طبی سہولیات فراہم کر رہے ہیں، جن میں 38 بی ایچ یوز، 95 ڈسپنسریز، ایک ڈسٹرکٹ ہیڈ کوارٹر ہسپتال، 58 ایم سی ایچ سنٹرز، 6 رورل ہیلتھ سنٹرز، 9 specialized hospitals، تحصیل ہیڈ کوارٹرز۔ 42 ٹیچنگ ہیلتھ فسلیٹیز اور 4 ڈی ایچ کیو ہسپتال کام کر رہے ہیں۔ تفصیل Annex-A ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

(ب) لاہور میں کام کرنے والے تمام ہسپتالوں میں بیڈز کی کل تعداد10565 ہے ان میں ڈاکٹرز کی کل تعداد6744 اور نرسز کی5572 اسامیاں منظور شدہ ہیں جن میں سے ڈاکٹرز کی4961 اور نرسز کی4797 اسامیاں پُر جبکہ ڈاکٹرز کی1783 اور نرسز کی775 اسامیاں خالی ہیں۔ یہ اسامیاں ڈاکٹرز و نرسز کی ٹرانسفر، پروموشن، ریٹائرمنٹ اور مطلوبہ امیدواروں کی عدم دستیابی کی وجہ سے وقتاً فوقتاً خالی ہوتی رہتی ہیں۔

(ج) جی ہاں! حکومت پنجاب خالی اسامیوں کو پُر کرنے کے لئے کوشاں ہے اور ایڈہاک کے ذریعے ضلعی انتظامیہ اور ٹیچنگ ہسپتالوں کے سربراہان ڈاکٹرز کی خالی اسامیوں کو جلد از جلد پُر کرنے کے لئے کوشاں ہیں اور ایسے تمام MOs اور WMOs جن کے پاس متعلقہ speciality میں مطلوبہ ڈگری ہوتی ہے اس کو اگلے گریڈ میں ترقی دے کر سپیشلسٹ ڈاکٹروں کی خالی اسامیوں کو پُر کیا جارہا ہے۔

نرسز کی خالی اسامیوں کو پُر کرنے کے لئے1450 نرسز کو محکمہ صحت حکومت پنجاب مستقل بنیادوں پر PPSC کے ذریعے بھرتی کر رہا ہے جن کے انٹرویوز PPSC میں ہو رہے ہیں۔ کامیاب امیدواروں کی سفارشات PPSC کی طرف سے موصول ہونے پر نرسز کی خالی اسامیوں کو پُر کر دیا جائے گا۔

(د) مذکورہ عرصہ کے دوران فراہم کی گئی رقم ہسپتال وار تفصیل Annex-B ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

(ہ) مذکورہ عرصہ کے دوران میاں منشی ہسپتال لاہور کے لئے ایک عدد ٹیوٹا ایمبولینس41 لاکھ 99 ہزار روپے میں2011 میں خریدی گئی، جناح ہسپتال لاہور کے لئے خرید کی گئی مشینری کی تفصیل Annex-C ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

پی آئی سی لاہور کے لئے ایک عدد Heart Lung Machine خریدی گئی۔

سرگنگارام ہسپتال لاہور کے لئے خرید کی گئی مشینری کی تفصیل Annex-D ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

لیڈی ایچی سن ہسپتال کے لئے74,48,190 روپے کی مشینری خریدی گئی۔

میو ہسپتال لاہور کے لئے خرید کی گئی مشینری کی تفصیل Annex-E ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

شاہدرہ ہسپتال لاہور کے لئے خرید کی گئی مشینری کی تفصیل Annex-F ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

لاہور جنرل ہسپتال لاہور کے لئے خرید کی گئی مشینری کی تفصیل Annex-G ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔ پنجاب انسٹیٹیوٹ آف مینٹل ہیلتھ کے لئے 2011 میں 41,48,000/- روپے کی مشینری خرید کی گئی۔ ملازمین کے ٹی اے/ڈی اے اور پٹرول وٹیلیفون پر خرچ ہونے والی رقم کی ہسپتال وار تفصیل Annex-B ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

ملتان: آئی سی یو نشتر ہسپتال میں بیڈز کی کمی کی تفصیلات

*1992: جناب ظہیر الدین خان علیزئی: کیا وزیر صحت از راہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) کیا یہ درست ہے کہ نشتر ہسپتال ملتان کی آئی سی یو صرف بیس بیڈز پر مشتمل ہے؟

(ب) کیا حکومت جلد از جلد ضروری اقدامات اٹھانے کا ارادہ رکھتی ہے؟

وزیر اعلیٰ (میاں محمد شہباز شریف):

(الف) نشتر ہسپتال ملتان کا پُرانا آئی سی یو دس بیڈز پر مشتمل ہے۔

(ب) مذکورہ ہسپتال میں 27 بستروں پر مشتمل نیا آئی سی یو امریکن نشترین ڈاکٹر ایسوسی ایشن کے تعاون سے تعمیر کیا گیا ہے، نئے آئی سی یو کی ایس این ای منظوری کے لئے کیس محکمہ خزانہ کو مورخہ 11-مارچ 2014 کو بھجوایا گیا تھا۔ محکمہ خزانہ نے 19-مئی 2014 کو مزید انفارمیشن طلب کی جس کا جواب میڈیکل سپرنٹنڈنٹ، نشتر ہسپتال ملتان نے 28-جنوری 2015 کو مہیا کیا جو کہ اسی 28-مئی 2015 کو ہی محکمہ خزانہ کو ارسال کر دی گئی ہے۔ کاپی Annex-A ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

ملتان: ایم آئی سی میں بیڈز میں اضافہ کرنے کی تفصیلات

*1994: جناب ظہیر الدین خان علیزئی: کیا وزیر صحت از راہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) کیا یہ درست ہے کہ ملتان انسٹیٹیوٹ آف کارڈیالوجی کی گنجائش صرف دو سو بیڈز پر مشتمل ہے اور اس پر ایمرجنسی وارڈز بھی بہت چھوٹی ہے؟

(ب) کیا یہ بھی درست ہے کہ ایم آئی سی پر نہ صرف جنوبی پنجاب کا پریشر ہوتا ہے بلکہ بلوچستان اور خیبر پختونخوا کے مریض بھی علاج معالجے کے لئے آتے ہیں؟

(ج) کیا مذکورہ حقائق کی روشنی میں حکومت فوری طور پر ایم آئی سی کے بیڈز میں سو فیصد اضافہ کرنے اور ایمرجنسی وارڈ میں آنے والے مریضوں کی تعداد کے پیش نظر وسعت دینے کا ارادہ رکھتی ہے اگر نہیں تو کیوں؟

وزیراعلیٰ (میاں محمد شہباز شریف):

(الف) یہ درست ہے کہ ملتان انسٹیٹیوٹ آف کارڈیالوجی 201 بیڈز پر مشتمل ہے۔ ایمرجنسی وارڈ میں مزید 54 بیڈز کی توسیع کا عمل مکمل ہو چکا ہے جس پر جلد ہی کام شروع ہو جائے گا۔

(ب) جی ہاں! یہ درست ہے کہ ایم آئی سی پر نہ صرف جنوبی پنجاب کا پریشر ہوتا ہے بلکہ بلوچستان اور خیبر پختونخوا کے مریض بھی علاج معالجے کے لئے آتے ہیں۔

(ج) جی ہاں! محکمہ صحت حکومت پنجاب نے اس سلسلہ 14-12-11 کو 1919.442 ملین روپے کی لاگت سے ایک سکیم کی منظوری دی ہے جس سے مذکورہ ہسپتال کی ایمرجنسی وارڈ میں توسیع ہو گئی اور مریضوں کو فراہم کی جانے والی صحت کی سہولیات میں مزید بہتری آئے گی۔

لاہور میں مزید چلڈرن ہسپتال بنانے کی تفصیلات

*2014: محترمہ فوزیہ ایوب قریشی: کیا وزیر صحت ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) کیا یہ درست ہے کہ چلڈرن ہسپتال لاہور میں بیڈز کی کمی کے باعث پنجاب بھر سے آنے والے مریض بچوں کا علاج کرنے میں مشکلات کا سامنا ہے؟

(ب) کیا یہ بھی درست ہے کہ چلڈرن ہسپتال لاہور میں مریض بچوں کی تعداد میں اضافہ کی وجہ سے بھرپور توجہ نہ ہونے سے اکثر بچے وفات پا جاتے ہیں؟

(ج) کیا حکومت پنجاب لاہور میں صرف بچوں کے مزید ہسپتال بنانے کے لئے کوئی لائحہ عمل بنا رہی ہے؟

وزیراعلیٰ (میاں محمد شہباز شریف):

(الف) چلڈرن ہسپتال لاہور پنجاب حکومت کا منفرد ادارہ ہے یہاں پر ایک چھت تلے بچوں کی بیماریوں کی 43 specialities کا مفت علاج میسر ہے۔ اس ہسپتال میں مریض بچوں اور

ان کے لواحقین کو بے شمار سہولیات میسر ہیں جس کی وجہ سے مریض بچوں کی تعداد میں روزانہ اضافہ ہو رہا ہے۔ مؤثر علاج، مفت ادویات اور مفت ٹیسٹوں کی سہولیات نے دوسرے صوبوں سے بھی مریض بچوں کا رخ چلڈرن ہسپتال لاہور کی طرف کر دیا ہے۔ اگرچہ کئی دفعہ ایک بستر پر ایک سے زائد مریض بچوں کا علاج بھی کرنا پڑتا ہے مگر آئی سی یو اور انتہائی نگہداشت وارڈوں میں ایک بستر پر صرف ایک ہی مریض بچہ رکھا جاتا ہے۔ ان مشکلات کے باوجود چلڈرن ہسپتال لاہور بچوں کے علاج میں اپنی مثال آپ ہے۔

(ب) یہ تاثر درست نہیں کہ چلڈرن ہسپتال میں مریض بچوں کی تعداد میں اضافہ کی وجہ اکثر بچے وفات پا جاتے ہیں۔ چلڈرن ہسپتال لاہور میں نہ صرف مریض بچوں کی بیماری کی تشخیص کی جاتی ہے بلکہ ان کا بہترین علاج بھی کیا جاتا ہے۔ بچوں کی اموات کی شرح دنیا کے کسی بھی بہترین ہسپتال سے اس کا موازنہ کیا جا سکتا ہے۔ مزید یہ کہ جو مریض بچے وفات پا جاتے ہیں ان میں اکثر کا ہسپتال میں تاخیر سے پہنچنا سبب بنتا ہے۔

(ج) چلڈرن ہسپتال لاہور میں ایک خطیر رقم کے تحت 684 بستروں پر مشتمل in patient block تکمیل کے لئے آخری مراحل میں ہے۔ اس بلاک کی تکمیل کے بعد لاہور میں مریض بچوں کے علاج معالجہ کی سہولیات میں خاطر خواہ اضافہ ہو جائے گا۔ یہاں یہ بھی بتانا ضروری ہے کہ لاہور میں واقع تمام تدریسی ہسپتالوں میں علیحدہ علیحدہ چلڈرن وارڈز قائم ہیں اور بچوں کے علاج معالجہ کی سہولیات بہم پہنچا رہے ہیں۔ تاہم اگر بعد میں بچوں کے علاج معالجہ کی سہولیات کی مزید ضرورت محسوس ہوئی تو حکومت وسائل کی دستیابی کے مطابق منصوبہ بندی کرے گی۔

فیصل آباد میں چلڈرن ہسپتال کے قیام کا منصوبہ محکمہ منصوبہ بندی و ترقیات کو منظوری کے لئے بھجوا دیا گیا ہے۔ اس کے علاوہ حکومت صوبہ پنجاب کی ہر ڈیژن میں چلڈرن ہسپتال قائم کرنے کا ارادہ رکھتی ہے۔

اس منصوبہ کی فزیبلٹی پر کام کا آغاز کر دیا گیا ہے جسے جلد ہی منظوری کے لئے وزیر اعلیٰ پنجاب کو بھجوا دیا جائے گا۔

مندرجہ بالا منصوبوں کی تکمیل کے بعد چلڈرن ہسپتال لاہور پر مریض بچوں کا بوجھ کم ہو جائے گا جس کے نتیجے میں چلڈرن ہسپتال لاہور میں بچوں کے علاج معالجے کے لئے زیادہ جگہ دستیاب ہو گی۔

ضلع لیہ میں کمپیوٹر آپریٹر کی بحالی و دیگر تفصیلات

*2087: سردار شہاب الدین خان: کیا وزیر صحت از راہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) کیا یہ درست ہے کہ محکمہ صحت ضلع لیہ میں کمپیوٹر آپریٹرز کی چالیس اسامیاں پُر کی گئیں تھیں بعد میں ان کو نوکری سے نکال دیا گیا؟

(ب) کیا یہ بھی درست ہے کہ اس وجہ سے بی ایچ یو / ٹی ایچ کیو / ڈی ایچ کیو میں کام suffer ہو رہا ہے حکومت عدالت عظمیٰ (سپریم کورٹ) کے حکم کی تعمیل میں دوبارہ کب تک ان آپریٹرز کو بحال کرنے کا ارادہ رکھتی ہے؟

وزیراعلیٰ (میاں محمد شہباز شریف):

(الف) کمپیوٹر آپریٹرز کو 2007 میں بھرتی کیا گیا تھا جن کو بعد میں سپریم کورٹ آف پاکستان کے حکم پر نوکری سے فارغ کر دیا گیا تھا بعدازاں عدالت عظمیٰ لاہور ہائی کورٹ ملتان بنچ ملتان کے فیصلے کے تحت ان کو بحال کر دیا گیا ہے۔

(ب) کمپیوٹر آپریٹرز کو عدالت عظمیٰ لاہور ہائیکورٹ بنچ ملتان کے فیصلے کے تحت ڈاکومینٹس کی جانچ پڑتال کے بعد مورخہ 2014-03-10 کو بحال کر کے ریگولر کر دیا گیا ہے۔

ضلع لیہ میں ادویات کی فراہمی کے لئے رقم کی فراہمی کی تفصیلات

*2088: سردار شہاب الدین خان: کیا وزیر صحت از راہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) سال 14-2013 میں ضلع لیہ میں ادویات کی فراہمی کے لئے کتنی رقم رکھی گئی ہے؟

(ب) پی پی۔263 کے بی ایچ یوز، آر ایچ سیز، ڈی ایچ کیو کو ادویات کی مفت فراہمی کے لئے کتنی کتنی رقم مختص کی گئی، علیحدہ علیحدہ سنٹر وار تفصیل سے آگاہ فرمائیں؟

وزیراعلیٰ (میاں محمد شہباز شریف):

(الف) مالی سال 14-2013 میں ضلع لیہ میں ادویات کی فراہمی کے لئے کل 60 کروڑ 77 لاکھ روپے فراہم کئے گئے ہیں۔

(ب) پی پی-263 میں کوئی بھی آر ایچ سی نہ ہے جبکہ درج ذیل گیارہ بی ایچ یوز ہیں: بی ایچ یو، سمرانشیب، بی ایچ یو 120ٹی ڈی اے، بی ایچ یو بستی شادوخان، بی ایچ یو110/TDA، بی ایچ یو ساہو والہ، بی ایچ یو کوٹانی والہ، بی ایچ یو واڑہ سہیڑاں، بی ایچ یو لسکانی والہ، بی ایچ یو306 ٹی ڈی اے، بی ایچ یو جھوک جسکانی۔

ہر بی ایچ یو کو مذکورہ عرصہ میں ادویات کی فراہمی کے لئے4لاکھ87ہزار180روپے مختص کئے گئے۔

ڈی ایچ کیو ہسپتال لیہ کو مذکورہ عرصہ کے دوران 2کروڑ25لاکھ روپے ادویات جبکہ 10لاکھ روپے ویکسینیشن کے لئے فراہم کئے گئے۔

ضلع لیّہ میں ڈسٹرکٹ ہسپتال ڈائیلسز کے لئے رکھا گیا فنڈ و دیگر تفصیلات

*2090: چودھری اشفاق احمد: کیا وزیر صحت از راہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) کیا یہ درست ہے کہ لیہ ڈسٹرکٹ ہسپتال میں سالانہ پچاس مریضوں کے ڈائیلسز کا فنڈ رکھا گیا ہے جبکہ ڈائیلسز کے مرض میں مبتلا مریضوں کی تعداد اس سے کہیں زیادہ ہے، باقی مریضوں کے لئے اقدام اٹھائے گئے ہیں؟

(ب) کیا یہ بھی درست ہے کہ لیہ ڈی ایچ کیو میں ریڈیالوجسٹس، سائیکاٹرسٹ، نیوروسرجن، نیفرالوجسٹ کی منظور شدہ اسامیاں عرصہ دراز سے خالی ہیں ان کو کب تک پُر کرنے کا ارادہ رکھتی ہے؟

(ج) کیا یہ بھی درست ہے کہ لیہ ڈی ایچ کیو میں درج چہارم کی ساٹھ سے زائد اسامیاں خالی ہیں اگر ایسا ہے تو کب تک ان اسامیوں پر بھرتی کر لی جائے گی؟

(د) کیا لیہ ڈی ایچ کیو میں برن سنٹر ہے اگر نہیں تو کب بنا دیا جائے گا؟

(ہ) کیا یہ بھی درست ہے کہ ڈی ایچ کیو میں ہیپاٹائٹس کے لئے لیبارٹری نہ ہے، حکومت یہ لیبارٹری کب تک قائم کر دے گی؟

وزیر اعلیٰ (میاں محمد شہباز شریف):

(الف) اس وقت ڈسٹرکٹ ہسپتال لیہ کے ڈائیلسز سنٹر میں چار مشینیں ہیں۔ایک ہیپاٹائٹس سی اور ایک ہیپاٹائٹس بی کے مریضوں کے لئے مختص ہے جبکہ مشینیں نارمل مریضوں کے لئے کام کر رہی ہیں۔اس وقت پچاس سے زائد مریضوں کا ڈائیلسز ہو رہا ہے۔

(ب) مذکورہ ہسپتال میں ریڈیالوجسٹ، سائیکاٹرسٹ، نیوروسرجن، نیفرالوجسٹ کی اسامیاں منظور شدہ ہیں جو کہ مطلوبہ اہلیت کے امیدوار دستیاب نہ ہونے کی وجہ سے خالی پڑی ہیں۔ حکومت پنجاب محکمہ صحت نے ڈاکٹرز کی خالی اسامیوں کو پُر کرنے کے لئے تمام اضلاع میں ای ڈی اوز / ڈی سی اوز کی سربراہی میں کمیٹیاں تشکیل دی ہیں جو کہ اپنے متعلقہ اضلاع میں سپیشلسٹ ڈاکٹرز کی خالی اسامیوں پر جلد از جلد مطلوبہ تعلیمی اہلیت رکھنے والے ڈاکٹرز کو ایڈہاک پر بھرتی کر کے محکمہ صحت کو سفارشات ارسال کریں گی جن پر محکمہ صحت ان کی بھرتی کے آرڈرز جاری کر دے گا۔

(ج) جی ہاں!یہ بھی درست ہے کہ ڈسٹرکٹ ہسپتال لیہ میں درجہ چہارم کی ساٹھ سے زائد اسامیاں خالی ہیں۔حکومت پنجاب نے خالی اسامیوں کو پُر کرنے کے لئے بھرتیوں کی اجازت دے دی ہے لہذا جلد ہی اخبار اشتہار دے کر مذکورہ ہسپتال میں خالی اسامیوں کو پُر کر دیا جائے گا۔

(د) مذکورہ ہسپتال میں چار بیڈز پر مشتمل برن سنٹر بنایا جا رہا ہے جو جلد ہی مکمل کر لیا جائے گا۔

(ہ) ڈسٹرکٹ ہسپتال لیہ کے لئے پی سی آر لیبارٹری کی سکیم ضلعی حکومت لیہ نے مالی سال 12-2011 میں منظور کی جس کی بلڈنگ گزشتہ دو سال سے زیر تعمیر ہے۔یہ منصوبہ ضلعی حکومت نے ضلعی بجٹ سے شروع کیا گیا تھا جو کہ اس وقت فنڈز نہ ہونے کی وجہ سے رکا ہوا ہے۔تاہم ڈی سی او لیہ کو 30-12-2014 کو ہدایات جاری کی گئی ہیں کہ اس منصوبہ کی نظر ثانی شدہ منظوری ڈسٹرکٹ ڈویلپمنٹ کمیٹی لیہ سے موجودہ نرخوں پر کروا کر بھیجیں کیونکہ سابقا تین سال قبل کی منظور شدہ سکیم اب ناقابل عمل ہے۔ڈی سی او لیہ کو مزید ہدایات جاری کی گئی ہیں کہ سکیم کی نظر ثانی شدہ منظوری کے بعد فنڈز کی فراہمی کا معاملہ محکمہ صحت کو بھیجا جائے۔جونہی ضلعی حکومت لیہ سے نظر ثانی منظوری اور فنڈز کی طلبی کا ریفرنس محکمہ کو وصول ہوا اس پر مزید ضروری کارروائی کی جائے گی۔

ضلع فیصل آباد میں چک نمبر388 گ ب کے ہیلتھ سنٹر کے پوداجات کے لئے پانی کی فراہمی کی تفصیلات

*2133: محترمہ عائشہ جاوید: کیاوزیر صحت ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) چک نمبر388 گ ب تحصیل سمندری (فیصل آباد) میں واقع رورل ہیلتھ سنٹر میں عملہ کی تعداد کتنی ہے، عہدہ وگریڈوار بیان کریں؟

(ب) کیا یہ درست ہے کہ مذکورہ رورل ہیلتھ سنٹر میں موجود پوداجات کو ملنے والے منظور شدہ نہری پانی دیہات کے بااثر کسان زبردستی لگارہے ہیں؟

(ج) کیاحکومت بااثر کسانوں کے خلاف کارروائی کرنے اور ہیلتھ سنٹر کو پانی کی فراہمی کے لئے کوئی خصوصی اقدامات اٹھانے کاارادہ رکھتی ہے؟

وزیراعلیٰ (میاں محمد شہباز شریف):

(الف) چک نمبر388 گ ب تحصیل سمندری، فیصل آباد میں واقع رورل ہیلتھ سنٹر نہ ہے بلکہ بنیادی مرکز صحت ہے جس میں کام کرنے والے عملہ کی تعداد درج ذیل ہے:

نمبر شمار	نام ملازم	عہدہ	گریڈ
1-	ڈاکٹر عمران خان	میڈیکل آفیسر	پی ایس-17
2-	منور حسین	ڈسپنسر	پی ایس-09
3-	یعقوب انور	ڈسپنسر	پی ایس-09
4-	مسماۃ شکریہ رشید	ایل ایچ وی	پی ایس-09
5-	محمد جہانگیر	سینٹری انسپکٹر	پی ایس-09
6-	محمد ندیم	سی ڈی سی سپروائزر	پی ایس-09
7-	محمد رمضان	ویکسینیٹر	پی ایس-09
8-	مسماۃ اقراء	مڈوائف	پی ایس-04
9-	محمد ریاض	نائب قاصد	پی ایس-01
10-	محمد یونس	چوکیدار	پی ایس-01
11-	محمد صفدر	سینٹری ورکر	پی ایس-01

(ب) مذکورہ بالا بنیادی مرکز صحت کی تعمیر سے قبل یہ ایک چراگاہ تھی جس کو ایک گھنٹہ دورانیہ نہری پانی منظور ہوا تھا۔ سال1983 میں بنیادی مرکز صحت کی تعمیر کے بعد منظور شدہ پانی اس سے متصل جوہڑ میں ڈال دیا جاتا رہا۔ کچھ عرصہ بعد گاؤں کا گندہ پانی بھی اسی جوہڑ میں

ڈالا جانے لگا۔1983 سے چراگاہ کی جگہ بی ایچ یو بن گیا ہے لہذا پانی بی ایچ یو کے استعمال میں نہ ہے لہذا کسان اپنی مرضی سے فصلوں کو لگا لیتے ہیں۔کوئی بھی کسان زبردستی پانی نہیں لگا رہا۔

(ج) تفصیل جز(ب)میں درج ہے۔

صوبہ میں ہسپتالوں کے لئے خرید کی جانے والی ادویات، معیار و دیگر تفصیلات

*2139:چودھری اشرف علی انصاری:کیاوزیر صحت ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:۔

(الف) کیا یہ درست ہے کہ ہسپتالوں کے لئے جو ادویات خرید کی جاتی ہیں، ان کی کوالٹی اور جو مارکیٹ میں ادویات دستیاب ہوتی ہیں ان میں فرق ہوتا ہے؟

(ب) کیا یہ بھی درست ہے کہ ہسپتالوں میں سرکاری سطح پر عوام الناس کو جو ادویات مہیا کی جاتی ہیں اس کے salt کو proper طریقے سے چیک کئے بغیر ہی، مریضوں کو فراہم کر دیا جاتا ہے؟

(ج) اگر جزہائے بالا کا جواب اثبات میں ہے تو پھر ڈی ٹی ایل کی کوئی واضح اہمیت باقی نہیں رہتی؟

(د) کیا حکومت ادویات کے معیار کو چیک کرنے اور ڈی ٹی ایل کے کردار کو ٹھیک کرنے کے بارے میں کوئی اقدامات اٹھانے کا ارادہ رکھتی ہے تو کب تک، اگر نہیں تو اس کی وجوہات سے آگاہ کریں؟

وزیراعلیٰ(میاں محمد شہباز شریف):

(الف) یہ درست نہیں ہے۔ محکمہ صحت حکومت پنجاب صوبہ بھر کے تمام سرکاری ہسپتالوں میں خریدی جانے والی ادویات کا معیار کسی بھی طرح مارکیٹ میں دستیاب ادویات ڈرگ ریگولیٹری اتھارٹی آف پاکستان سے رجسٹرڈ فرموں سے خریدتا ہے اور ان ادویات کا معیار کسی بھی طرح مارکیٹ میں دستیاب ادویات سے کم نہیں ہوتا۔ان ادویات اور مارکیٹ میں اس قسم کی دستیاب ادویات بالکل یکساں معیار کی ہوتی ہیں۔

(ب) یہ بھی درست نہ ہے بلکہ گورنمنٹ آف پنجاب کی خریدی جانے والی ادویات خرید کرنے سے پہلے حکومت پنجاب کی ڈرگ ٹیسٹنگ لیبارٹریز سے چیک کروائی جاتی ہیں اور ان کے معیار پرکھنے کے بعد یہ ادویات حکومت کے معیار کے مطابق پورا اتریں تو یہ ادویات خریدی جاتی ہیں۔ایسی فرموں کا ٹینڈر مسترد کر دیا جاتا ہے جن کی ادویات معیار سے کم درجہ کی ہوتی ہیں۔

(ج) ڈرگ ٹیسٹنگ لیبارٹری پنجاب اور اس سے ملحقہ لیبارٹریز کی اہمیت واضح ہے ان لیبارٹریوں میں ایسی تمام سہولیات مہیا ہیں جو کہ ادویات کو چیک کرنے کے لئے ضروری ہیں۔ اگر کوئی دوا معیاری نہ ہو اور مضر صحت ہو تو حکومت اس کو رد کر دیتی ہے اور اس کے استعمال پر پابندی لگا دی جاتی ہے۔

(د) حکومت پنجاب ان ادویات کو چیک کرنے والی لیبارٹریوں کو بہتر بنانے میں کوشاں ہے اور ان لیبارٹریوں میں ادویات کو مزید بہتر چیک کرنے کے لئے دو منصوبہ جات جو سالانہ ترقیاتی پروگرام 13-2012 اور 14-2013 میں شامل کئے گئے تھے اور ان کی منظوری کے بعد حکومت جدید مشینری ڈرگ ٹیسٹنگ لیبارٹری لاہور اور ڈرگ ٹیسٹنگ لیبارٹری ملتان میں ادویات کو مزید بہتر طریقے سے پرکھا جائے گا۔ مزید برآں حکومت پنجاب ڈرگ ٹیسٹنگ لیبارٹری فیصل آباد، راولپنڈی اور بہاولپور میں بھی بنا رہی ہے۔ ان لیبارٹریوں کے قیام سے ادویات کی جانچ پڑتال میں مزید سہولت پیدا ہو جائے گی۔

ضلع گوجرانوالہ میں بے ضابطگیوں میں ملوث پائے گئے
ملازمین کے خلاف کارروائی کی تفصیلات

*2140: چودھری اشرف علی انصاری: کیا وزیر صحت ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) ضلع گوجرانوالہ میں جنوری 2008 سے آج تک محکمہ صحت کے کتنے اور کون کون سے ملازمین بے ضابطگیوں میں ملوث پائے گئے ہیں، ان کے نام، عہدہ گریڈ، جگہ تعیناتی اور عرصہ تعیناتی سے معزز ایوان کو آگاہ فرمائیں؟

(ب) مذکورہ بالا ملازمین کے خلاف محکمانہ طور پر کیا کارروائی کی گئی اور ان کو کیا کیا سزائیں دی گئیں۔ مکمل تفصیل سے ایوان کو آگاہ کریں؟

(ج) درج بالا ملازمین میں سے جن کے ذمہ رقم واجب الادا تھی کیا انہوں نے وہ رقم ادا کر دی ہے اگر نہیں تو اس کی وجوہات سے ایوان کو آگاہ کریں؟

وزیر اعلیٰ (میاں محمد شہباز شریف):

(الف) مذکورہ عرصہ میں ضلع گوجرانوالہ میں سولہ ملازمین بے ضابطگیوں کے مرتکب ہوئے، ان میں سے تین کو جبری ریٹائرڈ، بارہ کو ملازمت سے برخاست جبکہ ایک ملازم کا مقدمہ

انٹی کرپشن عدالت میں زیر سماعت ہے۔ ان ملازمین کے نام، عہدہ اور گریڈ کی تفصیل Annex-A ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

(ب) ان میں تین کو جبری ریٹائرڈ، بارہ کو ملازمت سے برخاست جبکہ ایک ملازم کا مقدمہ انٹی کرپشن عدالت میں زیر سماعت ہے۔ ان ملازمین کے نام، عہدہ اور گریڈ کی تفصیل Annex-A ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

(ج) ایک ملازم کا مقدمہ انٹی کرپشن عدالت میں زیر سماعت ہے، فیصلہ ہونے پر مزید کارروائی کی جائے گی۔

ضلع قصور میں تحصیل کوٹ رادھا کشن میں ٹی ایچ کیو ہسپتال بنانے کی تفصیلات

*2176: جناب محمد انیس قریشی: کیا وزیر صحت ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) کیا یہ درست ہے کہ کوٹ رادھا کشن ضلع قصور کو تحصیل بنے چھ سال کا عرصہ گزر گیا ہے لیکن وہاں پر تحصیل ہیڈکوارٹرز ہسپتال نہیں بنایا گیا؟

(ب) حکومت مذکورہ تحصیل میں ڈی ایچ کیو ہسپتال کب تک بنانے کا ارادہ رکھتی ہے؟

وزیر اعلیٰ (میاں محمد شہباز شریف):

(الف) جی ہاں! یہ درست ہے کہ کوٹ رادھا کشن کو تحصیل بنے چھ سال کا عرصہ گزر چکا ہے اور وہاں تحصیل ہیڈکوارٹر ہسپتال نہیں بنایا گیا۔

(ب) ٹی ایچ کیو ہسپتال کوٹ رادھا کشن کی سکیم مالی سال 13-2012 میں 196.413 ملین روپے کی لاگت سے منظور کی گئی تھی جس میں 108.696 ملین روپے بلڈنگ کی تعمیر اور 87.777 ملین روپے مشینری کی خریداری کے لئے منظور کئے تھے۔ تاہم یہ منصوبہ محکمہ صحت کے سالانہ ترقیاتی پروگرام 14-2013 میں شامل نہیں ہو سکا تھا۔

مالی سال 15-2014 میں یہ منصوبہ سالانہ ترقیاتی پروگرام میں شامل کر لیا گیا ہے اور بلڈنگ کی تعمیر کا کام شروع ہے اور دسمبر 2014 تک اس سکیم پر 49.700 ملین روپے بلڈنگ کی تعمیر پر خرچ ہو چکے ہیں۔

ضلع پاکپتن میں ڈی ایچ کیو ہسپتال میں عملہ کی تعداد و دیگر تفصیلات

*2196: جناب احمد شاہ کھگہ: کیا وزیر صحت ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) ڈی ایچ کیو ہسپتال پاکپتن میں ڈاکٹرز، نرسز اور پیرا میڈیکل سٹاف کی منظور شدہ اسامیاں کتنی ہیں؟
(ب) کیا مذکورہ ہسپتال میں ڈاکٹرز، نرسز اور پیرا میڈیکل سٹاف کی تعداد پوری ہے؟
(ج) اگر جز (ب) کا جواب نہ میں ہے تو محکمہ کب تک ڈاکٹرز، نرسز اور پیرا میڈیکل سٹاف کی تعداد پوری کرنے کا ارادہ رکھتا ہے؟

وزیر اعلیٰ (میاں محمد شہباز شریف):
(الف) ڈسٹرکٹ ہسپتال پاکپتن میں ڈاکٹرز نرسز اور پیرا میڈیکل سٹاف کی کل 265 اسامیاں منظور ہیں۔ تفصیل Annex-A ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔
(ب) اس وقت مذکورہ ہسپتال میں نرسز کی تمام اسامیاں پُر ہیں جبکہ ڈاکٹرز اور پیرا میڈیکل سٹاف کی کل 167 اسامیاں پُر جبکہ 98 اسامیاں خالی ہیں۔
(ج) حکومت پنجاب محکمہ صحت نے ڈاکٹرز کی خالی اسامیوں کو پُر کرنے کے لئے تمام ڈی سی اوز / ای ڈی اوز کی سربراہی میں کمیٹیاں تشکیل دی ہیں جو کہ اپنے متعلقہ اضلاع میں ڈاکٹرز کی خالی اسامیوں پر جلد از جلد مطلوبہ تعلیمی قابلیت رکھنے والے ڈاکٹرز کو ایڈہاک پر بھرتی کر کے محکمہ صحت کو سفارشات ارسال کریں گی جن پر محکمہ صحت ان کی بھرتی کے آرڈرز جاری کر دے گا۔
حکومت پنجاب نے پیرا میڈیکل سٹاف کی بھرتی پر سے پابندی ختم کر دی ہے لہذا جلد ہی اخبار میں اشتہار دے کر موزوں امیدواروں کو بھرتی کر کے خالی اسامیوں کو پُر کر دیا جائے گا۔

ضلع پاکپتن میں ڈی ایچ کیو ہسپتال میں بیڈز کی تعداد و دیگر تفصیلات

*2202: جناب احمد شاہ کھگہ: کیا وزیر صحت از راہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-
(الف) ڈی ایچ کیو ہسپتال پاکپتن کتنے بیڈز پر مشتمل ہے؟
(ب) سال 12-2011 میں اس ہسپتال کے لئے کتنی رقم رکھی گئی اور موجودہ مالی سال میں اس ہسپتال کے لئے کتنی رقم مختص کی گئی ہے؟
(ج) اس ہسپتال میں کون کون سی طبی مشینری ہے کتنی چالو اور کتنی خراب ہے خراب کب تک ٹھیک کروا دی جائے گی؟

(د) کیا حکومت ضلع پاکپتن کی عوام کو بہتر طبی سہولیات فراہم کرنے کے پیش نظر جدید طبی مشینری فراہم کرنے کا ارادہ رکھتی ہے تو کب تک؟

وزیراعلیٰ (میاں محمد شہباز شریف):

(الف) ڈی ایچ کیو ہسپتال پاکپتن 125 بیڈز پر مشتمل ہے۔

(ب) سال 12-2011 میں مذکورہ ہسپتال کے لئے 11 کروڑ 47 لاکھ 42 ہزار روپے، مالی سال 13-2012 کے لئے 11 کروڑ 61 لاکھ 58 ہزار روپے، مالی سال 14-2013 کے لئے 20 کروڑ 68 لاکھ 92 ہزار 550 روپے جبکہ مالی سال 15-2014 کے لئے 19 کروڑ 84 لاکھ 59 ہزار روپے مختص کئے گئے ہیں۔

(ج) چالو اور خراب مشینری کی مکمل تفصیل Annex-A ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

(د) مذکورہ ہسپتال کو 60 بستروں سے بڑھا کر 125 بستروں تک لے جایا گیا ہے اور اس کے ساتھ ساتھ جدید مشینری بھی مہیا کی گئی ہے۔ اس ہسپتال میں سکینڈری سطح کی طبی سہولیات موجود ہیں۔ تاہم اس ہسپتال کو مزید اپ گریڈ کرنے کے لئے موجود سہولیات کا optimum use پر منحصر ہے۔ حکومت پنجاب نے مزید مطلوبہ مشینری کی فراہمی کے لئے PC-1 منظور کر لیا ہے اور جلد ہی خریداری شروع ہو جائے گی۔ اس وقت دو جنریٹرز کی خریداری کا عمل جاری ہے۔

صوبہ کے سرکاری ہسپتالوں میں ادویات کی خریداری کا طریق کار و دیگر تفصیلات

*2217: ڈاکٹر سید وسیم اختر: کیا وزیر صحت از راہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) پنجاب کے سرکاری ہسپتالوں میں ادویات کی خریداری اور فراہمی کے لئے طریق کار طے کیا گیا ہے؟

(ب) جن ادویات کو محکمہ صحت لاہور خرید کرتا ہے ان کو اضلاع کے ہسپتالوں / آر ایچ سیز اور بی ایچ یوز میں تقسیم کرنے کا کیا طریق کار ہے نیز یہ ادویات کس طرح وہاں بھجوائی جاتی ہیں کہ ادویات کو خاص درجہ حرارت پر رکھا جانا ضروری ہے؟

(ج) محکمہ صحت ادویات کی سٹوریج کے اصول و ضوابط کی پابندی کو یقینی بنانے اور چیکنگ کا ہسپتالوں/آر ایچ سیز اور بی ایچ یوز تک کیانظام رکھتا ہے۔اس نظام کی نقل ایوان میں پیش کریں؟

(د) جوادویاتexpire ہو جائیں توان کی ڈسپوزل کاکیاطریق کارہے؟

وزیراعلیٰ(میاں محمد شہباز شریف):

(الف) ادویات کی ضروریات کو ہسپتالوں / ضلعی سطح پر تعین کیا جاتا ہے اور تمام تر خریداری PPRA کے وضع کردہ طریق کار کے مطابق کی جاتی ہے۔

(ب) ٹیچنگ ہسپتال اپنی ضروریات کے مطابق ادویات کی خریداری ہسپتال کی سطح پر کرتے ہیں۔ تمام اضلاع بی ایچ یو، آر ایچ سی، ڈی ایچ کیواور ڈی ایچ کیو کے لئے ادویات کی خریداری ضلع کی سطح پر کرتے ہیں۔ محکمہ صحت لاہور کی سطح پر خرید کی جانے والی ادویات کی ڈیمانڈ اضلاع سے اکٹھی کی جاتی ہے اورPPRA کے وضع کردہ طریق کار کے مطابق خرید کی جاتی ہے۔
لاہور کی سطح پر خرید کی جانے والی ادویات کو ایم ایس ڈی لاہور میں سٹور کیا جاتا ہے اور بمطابق ڈیمانڈ اضلاع کو تقسیم کی جاتی ہے۔ ویکسین اور بیالوجیکل ادویات جن کو خاص درجہ حرارت پر رکھنے کی ضرورت ہوتی ہے ان کے لئے ڈائریکٹر جنرل ہیلتھ کے دفتر میں کولڈ روم بنائے گئے ہیں جن کی مکمل نگہداشت اور نگرانی کی جاتی ہے۔ خاص درجہ حرارت والی ادویات کو ضلعوں میں پہنچانے کے لئے کولڈچین گاڑیاں مہیا کی گئی ہیں۔اس کے علاوہ ضلع، تحصیل اور مرکز کی سطح پر بھی کولڈچین کاانتظام موجود ہے۔

(ج) سٹوریج کے اصول وضوابط کو یقینی بنانے کے لئے سٹاک رجسٹر پر سٹور وصول کرنے اور جاری کرنے کی تفصیلات درج کی جاتی ہیں۔اس امر کو یقینی بنایا جاتا ہے کہ جوادویات پہلے وصول کی جائیں اور جن کی expiry نزدیک ہو، پہلے اور جلد جاری کیا جائے۔ادویات کی نقل و حرکت اور expiry کو مانیٹر کرنے کے لئے ہر سٹور میں بن کارڈ کانظام رائج ہے۔ تمام مانیٹرنگ آفیسر دوران چیکنگ سٹوروں کو خصوصی طور پر چیک کرتے ہیں اور اس امر کو یقینی بنایا جاتا ہے کہ ضروری ادویات ختم نہ ہوں اور کوئی دوائی expire نہ ہو، نزدیکی expire والی ادویات کو دوسرے ہسپتالوں میں شفٹ کرنے کا مناسب انتظام بھی کیا جاتا ہے۔

(د) Expiredادویات کوتلف کرنے کے لئے کمیٹیاں تشکیل دی جاتی ہیں جو سٹاک کی اچھی طرح جانچ پڑتال کے بعد اپنی زیر نگرانی تلف کرواتی ہیں۔

میڈیکل کالجز میں پروفیسرز کی خالی اسامیوں کی تعداد و دیگر تفصیلات

*2219: ڈاکٹر سید وسیم اختر: کیاوزیر صحت ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ :-

(الف) قائداعظم میڈیکل کالج بہاولپور / شیخ زید میڈیکل کالج رحیم یار خان / میڈیکل کالج ڈیرہ غازی خان میں پروفیسرز / ایسوسی ایٹ پروفیسرز / اسسٹنٹ پروفیسرز اور سینئر رجسٹرار کی کتنی اسامیاں کب سے خالی ہیں؟

(ب) قائداعظم میڈیکل کالج بہاولپور سے گزشتہ تین ماہ میں کس کس پروفیسرز / ایسوسی ایٹ پروفیسرز / اسسٹنٹ پروفیسرز / سینئر رجسٹرار کو کسی اور جگہ پر ٹرانسفر کیا گیا ہے؟

(ج) بہاولپور میں جھانگی والا روڈ پر جو ہسپتال بنایا گیا ہے اس میں ٹیچنگ لیکچرار میں پروفیسرز / ایسوسی ایٹ پروفیسرز / اسسٹنٹ پروفیسرز / سینئر رجسٹرار کی کتنی اسامیاں رکھی گئی ہیں اور ان پر کتنے سپیشلسٹ ڈاکٹرز کو تعینات کیا گیا ہے؟

وزیر اعلیٰ (میاں محمد شہباز شریف):

(الف) قائداعظم میڈیکل کالج بہاولپور، شیخ زید میڈیکل کالج رحیم یار خان، میڈیکل کالج ڈیرہ غازی خان میں پروفیسرز، ایسوسی ایٹ پروفیسرز، اسسٹنٹ پروفیسرز اور سینئر رجسٹرار کی خالی اسامیوں کی تفصیل درج ذیل ہے:

قائداعظم میڈیکل کالج بہاولپور

پروفیسرز	16
ایسوسی ایٹ پروفیسرز	16
اسسٹنٹ پروفیسرز	30
سینئر رجسٹرار	--

غازی میڈیکل کالج ڈیرہ غازی خان

پروفیسرز	16
ایسوسی ایٹ پروفیسرز	9
اسسٹنٹ پروفیسرز	3
سینئر رجسٹرار	--

شیخ زید میڈیکل کالج رحیم یار خان

پروفیسرز	23
ایسوسی ایٹ پروفیسرز	13
اسسٹنٹ پروفیسرز	19
سینئر رجسٹرار	13

(ب) قائداعظم میڈیکل کالج بہاولپور سے گزشتہ تین ماہ میں ایک پروفیسر ڈاکٹر عبیرہ نذیر کا تبادلہ ملتان، ڈاکٹر محمد بلال رضا اسسٹنٹ پروفیسر آرتھوپیڈک اور ڈاکٹر محمد آصف قریشی، اسسٹنٹ پروفیسر پیڈز سرجری کا تبادلہ لاہور کیا گیا ہے۔ اس کے علاوہ کسی بھی ایسوسی ایٹ پروفیسر یا سینئر رجسٹرار کا تبادلہ نہیں کیا گیا۔

(ج) بہاولپور میں جھانگی والا روڈ پر بنائے گئے ہسپتال میں منظور شدہ ٹیچنگ لیکچرار میں پروفیسرز، ایسوسی ایٹ پروفیسرز، اسسٹنٹ پروفیسرز اور سینئر رجسٹرار کی اسامیوں کی تفصیل درج ذیل ہے:

پروفیسرز	03
ایسوسی ایٹ پروفیسرز	08
اسسٹنٹ پروفیسرز	03
سینئر رجسٹرار	18
کل	32

درج بالا تعداد میں سے اکیس سپیشلسٹ ڈاکٹرز کو تعینات کر دیا گیا ہے اور گیارہ پوسٹیں خالی ہیں۔